جملہ حقوق غیر محفوظ

نام کتاب : **وضو کس طرح کریں؟**

مصنف : غیاث احمد رشادی

صفحات : ٦٨

تعداد اشاعت : ایک ہزار

سنۂ اشاعت : جنوری ۲۰۰۸ء

کمپیوٹر کمپوزنگ : **محمد مجاہد خان**

بمعرفت : رشادی کمپیوٹر سنٹر، واحد نگر، نزد یونک اسکول،
قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد۔فون:30909889

قیمت : دس روپئے Rs. 10/-

ناشر : مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر اسوسی ایشن رجسٹرڈ ٦٧۵
واحد نگر کالونی، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد.انڈیا، فون:30909889

ملنے کے پتے

(۱) : مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر اسوسی ایشن رجسٹرڈ ٦٧۵
16-9-408/P/45، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد، فون:30909889

(۲) : ھندوستان پیپر ایمپوریم، مچھلی کمان، حیدرآباد

(۳) : حسامی بک ڈپو، مچھلی کمان، حیدرآباد

(۴) : ھدیٰ ڈسٹری بیوٹرس، پرانی حویلی روڈ، حیدرآباد

(۵) : کمرشیل بک ڈپو، چار مینار، حیدرآباد

(٦) : رشادی بک ڈپو، مسجد باگ سوار، میجسٹک، بنگلور

(٧) : مولانا شکیل احمد رشادی بنگلوری، مدرسہ کاشف الھدیٰ، نومبل، چینائی

(٨) : الاوراق پبلیشرز، کرما گوڑہ، حیدرآباد

(۹) : **سید عتیق احمد وزیری، نزد مسجد ابوبکر، غالب کالونی، جیلان آباد، ایم ایس کے ملز، گلبرگہ**

فہرستِ مضامین

۱- وضو کی فرضیت قرآن کی روشنی میں
۲- اعضاء وضو کے حدود
۳- جب سو کر اٹھیں تو!
۴- وضو کی فرضیت احادیث کی روشنی میں
۵- وضو کی فرضیت کا راز
۶- وضو کا اخروی فائدہ
۷- قیامت کے دن وضو کرنے والوں کی شان
۸- وضو کرنے والوں کیلئے جنت کا زیور
۹- کامل مومن باوضو رہتا ہے
۱۰- وضو ہونے کے باوجود وضو کی فضلیت
۱۱- اچھا اور پورا وضو کرنا چاہئے
۱۲- ہلکا وضو بھی کیا جاسکتا ہے
۱۵- وضو کی نیت شرط نہیں
۱۶- وضو کا پانی کیسا ہو؟
۱۷- وضو کے صحیح ہونے کی شرطیں
۱۸- وضو کب فرض ہے اور کب واجب؟
۱۹- مندرجہ ذیل کاموں کیلئے وضو مستحب ہے
۲۰- وضو کے فرائض
۲۱- وضو کی سنتیں
۲۲- وضو کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے
۲۳- وضو کے آداب
۲۴- وہ چیزیں جن سے وضو نہیں ٹوٹتا
۲۵- وضو کے واجب ہونے کی شرطیں
۲۶- وضو کے آداب
۲۷- حضور ﷺ کا وضو
۲۸- وضو کا مفصل طریقہ
۲۹- اعضاء وضو کو دو مرتبہ یا ایک مرتبہ دھویا جاسکتا ہے
۳۰- وضو سے پہلے بسم اللہ
۳۱- داہنی طرف سے ابتداء
۳۲- انگلیوں کا خلال
۳۳- ڈاڑھی کا خلال
۳۴- انگوٹھی کو حرکت دینا
۳۵- سر اور کانوں کے مسح کا طریقہ
۳۶- سر کا مسح کونسے پانی سے؟
۳۷- وضو میں پانی بے ضرورت نہ بہائیں
۳۸- وضو کا بھی شیطان ہوتا ہے
۳۹- وضو میں اعتدال
۴۰- ہر فرض نماز کیلئے نیا وضو
۴۱- ایک ہاتھ سے پانی لے کر دونوں ہاتھوں سے دھونا
۴۲- آنکھوں کے گوشوں پر ہاتھ پھیرنا
۴۳- وضو کے بچے ہوئے پانی کا حکم
۴۴- غسل میں وضو بھی ہے
۴۵- استعمال کئے ہوئے پانی سے وضو
۴۶- کیا کھڑے ہو کر وضو کرنا درست ہے؟
۴۷- کیا وضو کے بعد اعضاء وضو کا پونچھ لینا درست ہے
۴۸- وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا

۴۹- وضو کے بعد کیا پڑھیں
۵۰- تحیۃ الوضو کی فضیلت
۵۱- کیا گرم پانی سے وضو جائز ہے؟
۵۲- ناک کی ریزش کا حکم
۵۳- نکسیر کا حکم کیا ہے؟
۵۴- دکھتی آنکھ سے پانی اگر نکلے تو!
۵۵- اپنا سراپا دیکھنے سے
۵۶- پکی ہوئی یا گرم چیز کھانے کا حکم
۵۷- بیڑی، سگریٹ اور پان کا حکم
۵۸- آئینہ دیکھنے، ریڈیو یا ٹیلی ویژن پر نظر پڑنے کا حکم
۵۹- ناخنوں کے میل کا حکم
۶۰- اگر کان کا میل نکالیں تو!
۶۱- بال بنوانے اور ناخن کٹوانے کا حکم
۶۲- سر یا ڈاڑھی پر اگر مہندی ہو تو!
۶۳- اگر عورت بچے کو دودھ پلائے تو!
۶۴- اگر دانت میں چاندی بھر دیں تو!
۶۵- لپ اسٹک، نیل پالش، پاوڈر اور کریم کا حکم
۶۶- وضو کے بعد سینٹ لگانے کا حکم
۶۷- وضو کے دوران سلام کرنے کا حکم
۶۸- بغیر وضو تلاوتِ قرآن
۶۹- بغیر وضو درود شریف اور ذکر کا حکم
۷۰- حوض وضو کے چھینٹوں سے ناپاک نہیں ہوتا
۷۱- نزلہ کی وجہ سے ناک سے نکلنے والے پانی کا حکم
۷۲- آبِ زمزم سے وضو کا حکم
۷۳- مصنوعی بالوں پر مسح کا حکم
۷۴- ''مذی'' سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
۷۵- کتے کا کپڑوں سے رگڑ جانے کا حکم
۷۶- راستوں کے کیچڑ کا حکم
۷۷- شراب پینے سے کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟
۷۸- گھنی ڈاڑھی کا مسئلہ
۷۹- اعضاء وضو کو پے در پے دھونا چاہئے
۸۰- متفرق مسائل
۸۱- اعضاء وضو کو مل کر دھونا چاہئے
۸۲- تھوڑی کے نیچے کا حصہ
۸۳- وضو میں کھڑے ہو کر پیر دھونا
۸۴- ڈاڑھی کے خلال کیلئے الگ پانی
۸۵- اگر ایک ہاتھ سے مسح کرے تو!
۸۶- جماعت ہو رہی ہو تو مسنون وضو کرے یا نہیں؟
۸۷- صرف ایک ہاتھ سے وضو!
۸۸- ہاتھوں کا دھونا کس طرف سے؟
۸۹- سرمہ لگاتے ہوئے جو پانی نکلتا ہے اس کا حکم
۹۰- مسواک کی اہمیت، فضیلت اور مسائل
۹۱- مسواک کیسا ہو؟
۹۲- مسواک کرنے کا طریقہ
۹۳- مسواک کی اہمیت
۹۴- مسواک کی فضیلت
۹۵- مسواک کے ذریعہ کو قیمتی بنایئے
۹۶- معذور لوگوں کا وضو
۹۷- وضو میں ہونے والی کوتاہیاں
۹۸- متفرق مسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریف اس پاکیزہ ذات کیلئے جس کی پاکی زمین وآسمان کی ہر چیز بیان کرتی ہے ،جس نے باطنی پاکی کیلئے اچھے اوصاف واعمال اختیار کرنے کا حکم دیا اور ظاہری پاکیزگی کیلئے وضو،تیمّم اور غسل کے احکامات نازل فرمائے۔

درود وسلام اس نبی طاہر پر جن کی ترسٹھ سالہ پاکیزہ زندگی تزکیۂ قلوب میں گذری اور رب ذوالجلال کے پاک دربار میں حاضری کیلئے اپنی اُمت کو پاکی کی فضیلت بیان کی اور اس کے احکامات سے قولاً وعملاً تعلیم دی اور ہم سب کو ہر قسم کی گندگی سے پاک رہنے کا سلیقہ سکھلایا۔

اسلام کے بنیادی ارکان میں نماز اہم رکن ہے جس کی عظمت وفضیلت پر کوئی مسلمان شک ہی نہیں کرسکتا جس کے بارے میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واعملوا ان خیر اعمالکم الصلوٰۃ یہ بات جان لوکہ بیشک نماز تمہارے اعمال میں بہترین عمل ہے۔ظاہر ہیکہ اس قدر مہتم بالشان عمل کو گندگی کی حالت میں کیسے ایک انسان ادا کرے اسی لئے ذاتِ پاک کی عبادت کیلئے جگہ کی پاکی کا حکم بھی دیا گیا اور خود عبادت کرنے والے کو یہ حکم دیا کہ وہ پاک وصاف رہے،اسی لئے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لا یقبل اللہ صلاۃ بغیر طھور کہ اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں فرماتے۔

ایک اور جگہ فرمایا کہ لا یقبل اللہ صلاۃ احدکم اذا احدث حتی یتوضا اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز کو جبکہ اس کو حدث لاحق ہو قبول نہیں کرتے جب تک کہ وہ وضو نہ کرے۔اللہ تعالیٰ جہاں خود بے حد پاک ہیں (جن کی پاکیزگی کی کوئی مثال نہیں) وہیں وہ چاہتے ہیں کہ اس کا بندہ بھی جب اس کی عبادت کرے تو وہ بالکل پاک وصاف رہے،اللہ تعالیٰ پاکیزہ لوگوں کو پسند فرماتے ہیں، واللہ یحب المطھرین (التوبہ ۱۰۸)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اُمت پر بڑا احسان کیا کہ ہر عمل کا طریقہ واضح انداز میں بتلادیا

نہ صرف کہہ کر بتلایا بلکہ کر کے بھی بتلا دیا، چنانچہ آپ ﷺ نے طہارت کا طریقہ بھی بتلایا اور وضو، تیمّم اور غسل کا طریقہ جامع انداز میں بیان کر دیا۔

قرآن مجید کی آیتِ وضو کی تشریح آپ ﷺ نے مختلف موقعوں پر قولاً وعملاً بیان کر دی، اور ہزاروں صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم نے آپ ﷺ کے وضو کا مشاہدہ فرمایا وضو اُمتِ محمدیہ کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت ہے وضو کے روشن اعضاء سے یہ اُمت کل قیامت کے دن انشاء اللہ پہچانی جائے گی۔

وضو سے متعلق تمام تفصیلات کو یکجا کرنے کا شوق احقر کے دل میں اس لئے پیدا ہوا کہ وضو سے متعلق بہت سے لوگوں کو سوالات کرتے ہوئے پایا، چونکہ اٹھارہ سال سے مسلسل امامت کی خدمت میں مصروف ہوں جس کی وجہ سے بہت سے لوگ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، نکاح، طلاق، قربانی، عقیقہ اور وارثت وغیرہ سے متعلق بالمشافہ ملاقات یا ٹیلیفون پر مختلف قسم کے سوالات کرتے رہتے ہیں، جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ بہت لوگ جزئی مسائل سے آگاہ نہیں ہیں، خصوصاً وضو سے متعلق بھی بہت سے لوگوں نے مجھ سے سوالات کیا ہے۔

چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ وضو کی فضیلت، فرضیت، فرائض، شرائط، سنن، مستحبات نواقض اور طریقہ بیان کروں نیز وضو سے متعلق متفرق مسائل بیان کروں جو روزمرہ پیش آتے رہتے ہیں۔ میں نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ وضو سے متعلق تمام مسائل کا استیعاب ہوجائے، اس کے باوجود عین ممکن ہے کہ چند مسائل لکھنے سے رہ گئے ہوں یا بعض مسائل میں سہوًا کوئی غلطی ہوگئی ہو، مخلص ومحسن احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں آگاہ فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح یا اضافہ کر دیا جائے۔

غیاث احمد رشادی

وضو کی فرضیت قرآن کی روشنی میں

یایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فا غسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا بروسکم و ارجلکم الی الکعبین (۶۔المائدہ)

اے ایمان والو! جب تم نماز کو اٹھنے لگو یعنی نماز پڑھنے کا اِرادہ کرو اور تم کو اس وقت وضو نہ ہو تو وضو کرلو یعنی اپنے چہروں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوؤ اور اپنے سروں پر بھیگا ہاتھ پھیرو اور اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں سمیت دھوؤ۔

سورۂ مائدہ کی اس آیت میں وضو کرنے کا حکم بھی ہے اور وضو کا مجمل طریقہ بھی ہے چونکہ عام طور پر لوگ بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں یا کام کاج میں مصروف رہتے ہیں اور باوضو بھی نہیں رہتے اس لئے یہ فرمایا گیا کہ جب تم نماز کیلئے کھڑے ہوتو منہ، ہاتھ اور پاؤں دھوؤ اور سر کا مسح کرلو، اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ پہلے سے وضو ہوتو اس حالت میں پھر سے وضو کرو، چونکہ اکثر حالتوں میں آدمی بے وضو ہوتا ہے اس لئے جب نماز کیلئے کھڑے ہوں تو وضو کرنے کا حکم دیا گیا، اسی لئے زید ابن اسلمؒ نے فرمایا کہ اذا قمتم سے مراد نیند سے بیدار ہوتو نماز کیلئے وضو کرلیا کرو اس لئے کہ نیند سے اُٹھنے والا تو باوضو تو نہیں رہتا۔

یہاں یہ بات جان لینا چاہئے کہ بے وضو ہونے کو حدثِ اصغر کہا جاتا ہے، حدث اصغر اور حدث اکبر ان دونوں حالتوں میں نماز پڑھنا ممنوع ہے اگر کوئی شخص ان دو حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں بھی نماز پڑھ لے گا تو اس کی نماز نہ ہوگی وضو یا غسل کرکے دوبارہ پڑھنا لازمی ہوگا، ساری اُمت کا اس پر اجماع ہے۔

اعضاء وضو کے حدود

قرآن مجید میں یہ جو کہا گیا کہ چہروں کو دھوؤ تو چہرہ کی لمبائی پیشانی کے بالوں سے لیکر تھوڑی کے نیچے تک ہے اور چہرہ کی چوڑائی ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی

لوتک ہے، اتنے حصہ تک پانی کا پہنچانا ضروری ہے، اگر ڈاڑھی گنجان نہیں ہے ہلکی ہے تو ڈاڑھی کے نیچے پانی پہنچانا اور کھال کا دھونا ضروری ہے اور اگر ڈاڑھی گھنی ہو جس میں اندر کی کھال نظر نہ آ رہی ہو تو ڈاڑھی کا اوپر سے دھو دینا کافی ہے، ہاتھوں کو انگلیوں کے پوروں سے لیکر کہنیوں تک یعنی کہنیوں سمیت دھونا چاہئے اس طور پر کہ کوئی حصہ سوکھا نہ رہے۔

پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے اور چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے، حضور ﷺ عموماً پورے سر کا مسح کرتے تھے۔ (بخاری) بعض مرتبہ آپ ﷺ نے صرف اپنی پیشانی پر یعنی سر کے سامنے کے حصہ پر مسح کیا۔ (مسلم)

پیروں کی انگلیوں کے پوروں سے لے کر ٹخنوں تک یعنی ٹخنوں سمیت دھونا فرض ہے۔

جب سو کر اٹھیں تو!

جب نیند سے بیدار ہوں تو سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھو لینا چاہئے آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو اس بات کی تاکید فرمائی ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو جب تک اپنا ہاتھ تین بار نہ دھولے اسے پانی میں نہ ڈالے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ رات بھر اس کا ہاتھ کہاں رہا ہے؟ (بخاری و مسلم)

اسی طرح جب نیند سے بیدار ہوں تو ناک بھی صاف کر لینی چاہئے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنی ناک کو جھاڑ لے کیونکہ شیطان رات کو اس کے ناک کے بانسے میں رہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

وضو کی فرضیت احادیث کی روشنی میں

جس طرح قرآن مجید سے وضو کی فرضیت ومشروعیت کا ثبوت ہے وہیں احادیث شریفہ سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے، چنانچہ یہ روایت ملاحظہ فرمائیے۔

عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوٰة من احدث حتى يتوضا ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا وضو نہیں ہے اس کی نماز قبول نہیں ہوگی جب تک کہ وہ وضو نہ کرلے۔

ایک اور روایت ملاحظہ فرمائیے:

عن ابن عمرؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوٰة بغير طهور ولا صدقة من غلول (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی نماز طہارت کے بغیر قبول نہیں ہوسکتی اور نہ کوئی ایسا صدقہ قبول ہوسکتا ہے جو ناجائز طریقہ سے حاصل کئے ہوئے مال سے کیا جائے۔

ایک اور حدیث بھی ملاحظہ فرمائیے:

عن علیؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلوٰة الطهور و تحريمها التكبير و تحليلها التسليم (ابوداود، ترمذی)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز کی کنجی طہور (یعنی وضو) ہے اور اس کی تحریم تکبیر ہے یعنی اللہ اکبر کہہ کر آدمی نماز میں مشغول ہوجاتا ہے جس کے بعد بات چیت کرنے اور کھانے پینے کے ایسے جائز کام نماز کے ختم ہونے تک اس کے لئے حرام اور ناجائز ہوجاتے ہیں اور اس کی تحلیل السلام علیکم کہنا ہے یعنی نماز کے ختم پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے کے بعد وہ ساری باتیں آدمی کیلئے حلال ہوجاتی ہیں جو نماز کی وجہ سے حرام ہوگئی تھیں۔

ایسی حدیثیں کتب حدیث میں بیسیوں ہیں جن سے وضو کی مشروعیت وفرضیت کا ثبوت ملتا ہے، مسند احمد نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طھور (وضو) ہے جس طرح مقفل گھر میں داخل ہونے کیلئے وضو کا ہونا ضروری ہے جو کنجی کے درجہ میں ہے۔

ہر بادشاہ کے دربار میں پیش ہونے کے کچھ نہ کچھ اصول وآداب ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو سارے بادشاہوں کے بادشاہ (شہنشاہ) ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری کا سب سے پہلا اور اہم ادب یہ ہے کہ آدمی اپنے بدن کو پاک وصاف کرلے، اگر حالت جنابت ہے تو غسل کرلے اور اگر بے وضو ہے تو وضو کرلے۔

وضو کی فرضیت کا راز

یہ ایک اہم سوال ہے کہ نماز کے قابل قبول ہونے کیلئے وضو کی یہ واضح شرط کیوں لگائی گئی؟ اس کا واضح جواب سمجھنے کیلئے بنیادی طور پر اس بات کا سمجھ لینا ضروری ہوگا کہ نماز اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے اور اس سے مخاطب ہوکر اپنی درخواست پیش کرنے کو کہتے ہیں، ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری ہورہی ہو تو پاکی کا لحاظ کئے بغیر کیسے حاضری ہوسکتی ہے، ایک سرکاری ملازم اپنے آفیسر کے پاس جانا چاہتا ہے تو اپنے آپ کو پاک کرلیتا ہے اور ہر قسم کی ظاہری گندگی کو اپنے سے دور کرلیتا ہے پھر وہ اپنے آفیسر کے پاس جاتا ہے ہم سب اللہ کے غلام اور بندے ہیں اور ہم اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں اس لئے اس بات کا اہتمام کرتے ہیں کہ ہمارا جسم پاک رہے اور ہم جو لباس پہنیں وہ بھی پاک صاف اور اچھا رہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی ہم پر مہربانی ہے کہ اس نے ہر نماز کیلئے مستقل طور پر غسل کا حکم نہیں دیا ورنہ ہم پر یہ بھی لازم ہوتا، بلکہ اس نے ایسے آدمی کیلئے جس پر غسل واجب نہیں صرف وضو کا حکم دیا۔

چونکہ وضو سے سستی، کاہلی اور روحانی کدورت دور ہوتی ہے، اور وضو کرنے کی وجہ سے خاص قسم کی چستی اور بشاشت پیدا ہوتی ہے اور طبیعت میں انشراح وانبساط کی ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے اس لئے وضو کا حکم دیا گیا اور اس سے بڑھ کر وضو کی وجہ سے ایک قسم کی نورانیت بھی پیدا ہوتی ہے اور یہ ساری چیزیں عبادت میں لطف پیدا کرتی ہیں۔ یہی وہ راز ہے جس کی وجہ سے نماز سے پہلے وضو کا حکم دیا گیا۔

وضو کا اخروی فائدہ

وضو سے نقد فائدہ کی تفصیل تو بیان کی گئی اور ایک اہم اخروی فائدہ وضو کا یہ ہے کہ وضو کرنے والا جب اپنے اعضاء دھوتا ہے تو ان اعضاء سے متعلقہ گناہ بھی دھل جاتے ہیں چنانچہ مسلم نے حضرت ابو ہریرۃؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضا العبد المسلم اوالمومن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع الماء اومع آخر قطرالماء فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء اومع آخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرج كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء او مع آخر قطرالماء حتى يخرج نقيا من الذنوب (مسلم)

حضرت ابو ہریرۃؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان بندہ (راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے مومن کہا یا مسلم) یا مومن بندہ وضو کرتے ہوئے جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا یہ فرمایا کہ پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے چہرے سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا یعنی جو گناہ آنکھوں سے ہوتے ہیں وہ چہرہ دھوتے وقت جھڑ جاتے ہیں جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا یہ فرمایا کہ پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے ہاتھ سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا تھا، یعنی جو گناہ ہاتھوں سے

ہوتے ہیں وہ ہاتھ دھوتے وقت جھڑ جاتے ہیں اور جب وہ اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا یہ فرمایا کہ پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف اس کے پاوں چلے تھے بالآخر (وضو پورا ہوتے ہی) وہ گناہوں سے پاک نکل آتا ہے۔

مسلم نے حضرت عثمانؓ سے ایک اور رویت نقل کی ہے جس میں وضو اور نماز دونوں کی یہ خصوصیت بیان کی گئی ہے کہ ان دونوں اعمال کی وجہ سے آدمی کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

عن عثمانؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مامن امرء مسلم تحضره صلوة مکتوبة فیحسن وضوء ها وخشوعها ورکوعها الا کانت کفارة لما قبلها من الذنوب مالم یوت کبیرة وذالک الدهر کله (مسلم)

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر وہ مسلمان شخص کہ جب اس پر فرض نماز کا وقت آئے اور وہ اس نماز کا وضو اچھی طرح کرے اور اس نماز میں خشوع کرے اور رکوع کرے تو اس کی وہ نماز ان گناہوں کا کفارہ ہوجاتی ہے جو اس نے نماز سے پہلے کئے تھے جب تک کہ کبیرہ (گناہ) نہیں کیا اور ایسا ہمیشہ ہوتا رہتا ہے۔

مذکورہ احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ وضو ایک ایسا مفید عمل ہے کہ اس کے ذریعہ ظاہری پاکیزی و نفاست کے ساتھ ساتھ باطنی و روحانی پاکیزگی بھی ہوجاتی ہے کہ آدمی کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ گناہوں کے معاف ہونے کا مطلب صغیرہ گناہ ہیں ورنہ کبیرہ گناہ تو سچی توبہ سے معاف ہوتے ہیں اور ایسے گناہ جن کا تعلق حقوق العباد سے ہو یہ متعلقہ مبذوں سے معافی مانگنے سے معاف ہوتے ہیں۔

قیامت کے دن وضو کرنے والوں کی شان

جس دن میدان محشر قائم ہوگا، ساری مخلوق ایک حقیقی خالق و مالک کے روبرو کھڑی ہوگی، ہر ایک کو اپنی اپنی فکر ہوگی، پریشانی و پشیمانی کا عالم ہوگا، ڈر اور خوف دلوں پر طاری ہوگا، اس دن اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو پکاریں گے ان کی پیشانیاں روشن اور چمکدار ہوں گی، اور ان کے اعضاء سفید ہوں گے یہ لوگ آپ ﷺ کے وہ اُمتی ہوں گے جو دنیا میں وضو کرتے تھے اور نماز ادا کیا کرتے تھے۔

بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے آپ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔

عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ ان امتی يدعون يوم القيمة محجلين من آثار الوضوء فمن استطاع منكم ان يطيل عزة فليفعل۔

کیا شان ہوگی آپ ﷺ کی اُمت کے ان خوش نصیب لوگوں کی جو اچھی طرح وضو کرتے تھے اللہ کے روبرو کھڑے ہوتے تھے اور نماز ادا کرتے تھے ان کو جب جنت میں لے جانے کیلئے پکارا جائے گا تو یہ اپنی چمکدار پیشانیوں سے پہچانے جائیں گے، ان کے ہاتھوں، پیروں اور چہروں کا گورا سفید رنگ ساری مخلوقات کی گناہوں کا مرکز بن جائے گا۔

وضو کرنے والوں کیلئے جنت کا زیور

وضو کرنے والے دنیا میں بھی اوروں کے مقابلہ میں ظاہری اعتبار سے بھی پاک ہوں گے اور باطنی اعتبار سے بھی، اس طرح کہ پانی سے جسم پاک ہوگیا اور گناہوں کے مٹنے سے دل پاک ہوگیا، قیامت کے دن بڑے اہتمام سے ان کا بطور خاص استقبال کیا گیا اور جب یہ لوگ جنت میں جائیں گے تو ان کے وہ اعضاء جو وضو کرتے ہوئے دھلتے تھے ان اعضاء کو جنت کے زیوروں سے آراستہ کیا جائے گا چنانچہ مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تبلغ الحلیة من المومن حیث یبلغ الوضوء ۔

کہ جنت میں مومن کو زیور وہیں تک پہنچے گا جہاں تک کہ وضو کا پانی پہنچتا ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وضو کے اعضاء، چہرہ، ہاتھ، پیر اور سر وغیرہ کی خوب زینت و آرائش کی جائے گی ان اعضاء کو جنت کے زیوروں سے بھر دیا جائے گا، حضرت ابو ہریرہؓ کے بارے میں یہ بات محدثین نے نقل کی ہے کہ وہ وضو میں ہاتھوں کو بازووں تک اور پیروں کو آدھی پنڈلی تک دھویا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ آخرت میں زیور وہیں تک پہنایا جائے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچایا جاتا ہے۔

کامل مومن باوضو رہتا ہے

ہر وقت پاک وصاف رہنا انسان کا فطری اور طبعی تقاضا ہے اسی لئے جو لوگ سلیم الفطرت ہوتے ہیں وہ ہمیشہ پاک وصاف رہنے کو ترجیح دیتے ہیں اور جہاں تک ہوسکے وضو کی حالت میں رہنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ صفت آدمی کے کامل مومن ہونے کی علامت ہے۔

چنانچہ ابن ماجہ، دارمی، امام احمد اور امام مالکؒ نے یہ حدیث حضرت ثوبانؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

استقیموا ولن تحصوا واعلموا ان خیر اعمالکم الصلوٰۃ ولا یحافظ علی الوضوء الا مومن ۔

سیدھی روش رکھو، راہِ راست پر قائم رہو، اگرچہ تم ہرگز ایسا نہ کرسکو گے کہ (پوری پوری سیدھی روش رکھو) جان لو! تمہارے نیک کاموں میں نماز سب سے بہتر ہے اور وضو پر وہی محافظت کرتا ہے جو مومن ہو۔

حضور ﷺ نے اس حقیقت سے یہاں آگاہ کیا ہے کہ تم حق پر ہمیشہ قائم رہو اور بالکل سیدھا راستہ اختیار کئے رہو، اور یہ بات یاد رکھو کہ یہ کام آسان نہیں ہے بلکہ بہت

مشکل ہے بغیر کسی قصور کے پورے پورے راہِ راست پر قائم رہنا بہت مشکل ہے لیکن تم اپنی حد تک پوری کوشش کرو اور راہِ راست پر قائم رہنے کیلئے سب سے بہتر عمل نماز ہے اور نماز کیلئے وضو ہے اس لئے تم وضو کے معاملہ میں پوری طرح محتاط رہو اور ساری سنتوں اور مکمل آداب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے وضو کرو اور ہر وقت باوضو رہو، یہ آدمی کے کامل مومن ہونے کی علامت ہے۔

وضو ہونے کے باوجود وضو کی فضیلت

وضو کے دنیوی اور اُخروی فوائد احادیث کی روشنی میں بتلائے گئے کہ اس کا کس قدر اجر وثواب ہے اور اسی کے ساتھ ایک اور بات بھی احادیث میں ملتی ہے وہ یہ کہ ایک آدمی پہلے سے وضو سے ہے لیکن پھر دوبارہ وہ وضو کرتا ہے تو اس پر بھی اس کو نیکیاں ملتی ہیں چنانچہ ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من توضا علی طهر کتب له عشر حسنات

جس شخص نے وضو پر وضو کیا اس کیلئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

لیکن یہ فضیلت اس وقت میں ہے جب کہ ایک آدمی نے پہلے وضو سے نماز پڑھ لی ہو، نیا وضو اس وقت میں مستحب ہے جبکہ پہلے وضو کے بعد نماز پڑھ چکا ہو، بعض حضرات کے نزدیک وضو ہوتے ہوئے ازسرِ نو وضو کرنا اس صورت میں مکروہ ہے جب کہ پہلے وضو کے بعد نماز نہ پڑھی ہو۔

اچھا اور پورا وضو کرنا چاہیئے

اگر ہم ان احادیثِ رسول کا مطالعہ کریں جو وضو سے متعلق ہیں تو ہمیں اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ شریعتِ اسلامیہ میں صرف وضو نہیں بلکہ اچھا اور پورا وضو مطلوب ہے اس لئے ایسی حدیثیں بیسیوں ہیں جن میں اچھے وضو کی تلقین کی گئی ہے اور اس پر

فضیلتیں اور بشارتیں بھی سنائی گئی ہیں یہاں دو حدیثیں نقل کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے جن سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ کیسا وضو مطلوب ہے؟۔

امام مسلمؒ نے حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مامن مسلم يتوضا فيحسن وضوء ه ثم يقوم فيصلى ركعتين مقبلاً عليهما بقلبه و وجهه الا وجبت له الجنة ۔

ایسا شخص جو وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو اور دو رکعت نماز دل لگا کر اور توجہ وخضوع کے ساتھ پڑھے تو اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

مسلم کی ایک اور روایت امیر المومنین حضرت عمر بن خطابؓ سے ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما منكم من احد يتوضا فيلبغ او فيسبغ الوضوء ثم يقول اشهدان لا اله الا الله و ان محمدا عبده و رسوله و فى رواية اشهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهدان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له ابواب الجنة الثمانية ۔

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے جو کوئی بھی وضو کرے پس پورا پورا وضو کرے پھر کہے

اشهدان لا اله الا الله وان محمدا عبده و رسوله **اور ایک اور روایت میں** اشهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهدان محمدا عبده و رسوله **تو** اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

ان دونوں احادیث کا مقصد ایک ہی ہے کہ اچھا اور پورا وضو کیا جائے یعنی اس طرح وضو کیا جائے جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا، ہر عضو کو اچھی طرح دھونا تمام آداب کی

رعایت کرنا اور تمام سنتوں کوملحوظ رکھنا وغیرہ۔

جب ایسا وضو کیا جائے گا تو یہ بشارت دی گئی کہ جنت کے آٹھوں دروازے اس کے استقبال میں کھول دیئے جائیں گے۔

اگرصرف وضومطلوب ہوتا اور پورا اوراچھا وضومطلوب نہ ہوتا تو حدیث میں اس قسم کے الفاظ کا اضافہ نہ ہوتا، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ وضو اچھی طرح کرے، عام لوگ صروف وضوکرتے ہیں اور خاص لوگ اچھا اور پورا وضوکرتے ہیں، ہاں! ایک بات یادرہے کہ اگرمسجد میں جماعت کھڑی ہوچکی ہوتو وضواتنی تاخیر سے نہیں کرنی چاہئے بلکہ جہاں تک ہوسکے جلدی سے اچھا وضوکرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔

ایک اور حدیث پڑھ لیجئے حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو وہ چیز بتادوں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخشتا ہے اور درجات بڑھاتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ضرور بتایئے آپ ﷺ نے فرمایا مشقت وناگواری کے باوجود وضو کا پورا کرنا اور مسجدوں تک قدموں کا زیادہ ہونا اورنماز کے بعدنماز کا انتظار کرنا۔

ہلکا وضو بھی کیا جاسکتا ہے

وضو میں بہتر، اچھی صورت اورفضیلت والی بات یہی ہے کہ آدمی اچھا اور پورا پورا وضوکرے، لیکن اس بات کی بھی رخصت اورگنجائش ہے کہ موقع اور حالات کی مناسبت سے ہلکا وضوکرلیا جائے، چنانچہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے ایک باب ہی باندھا ہے باب التخففی فی الوضو ہلکا وضوکرنے کا بیان، اس باب کے تحت حضرت ابن عباسؓ نے نبی کریم ﷺ کا ایک عمل بتلایا ہے کہ:

میں ایک رات کواپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے پاس رہا آپ ﷺ رات کو اٹھے جب تھوڑی رات گذرگئی تو آپ کھڑے ہوئے، ایک پانی کی مشک جولٹک رہی

تھی پرانی اس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکا وضو کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا، پھر جتنی دیر اللہ کو منظور تھی اتنی دیر نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ حدیث کا ایک حصہ ہے جو ہمارے موضوع سے متعلق ہے اس سے امام بخاریؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ بعض مواقع پر ہلکا وضو بھی کیا جا سکتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہلکے وضو کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرائض میں کمی کی ہو بلکہ جو فرض مقدار ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کوئی کمی نہیں فرمائی یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی وضو کے ہر عضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا ہے اور کبھی دو دو مرتبہ دھویا ہے اس سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ اس بات کی بھی رخصت اور گنجائش ہے، اس سلسلہ میں آگے اور تفصیل آئے گی۔

امام بخاری علیہ الرحمہ نے اسامہ بن زیدؓ سے ایک اور واقعہ روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے، جب گھاٹی میں پہنچے جدھر سے حاجی جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور پیشاب کیا، پھر وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا حضرت اسامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! نماز پڑھئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز آگے چل کر پڑھیں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے جب مزدلفہ میں پہنچے تو اُترے اور وضو کیا اور پورا وضو کیا پھر نماز کی تکبیر کہی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی۔

اس واقعہ سے دونوں قسم کے وضو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو رہے ہیں، پورا پورا وضو بھی اور ہلکا سا وضو بھی، جس سے دونوں کی گنجائش ہے، جہاں ہلکے وضو کا موقع تھا ہاں ہلکا وضو فرمایا اور جہاں پورے وضو کا موقع تھا پورا وضو فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم موقع شناس تھے آپ جیسا موقع شناس نہ دنیا میں آیا اور نہ آئے گا۔

آج کل لوگ موقع پرست ہوتے ہیں مگر موقع شناس نہیں ہوتے۔ جبکہ موقع پرستی معیوب چیز ہے اور موقع شناسی پسندیدہ چیز ہے۔

وضو کی نیت شرط نہیں

منہ، ہاتھ اور پیروں کے دھونے اور سر کا مسح کرنے کا نام وضو ہے، اگر کسی شخص نے بغیر نیت کے اپنا چہرہ دھولیا (جس قدر دھونا وضو میں ضروری ہے) اور اس نے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھو لئے اور سر کا مسح بھی اس نے کرلیا اور دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھولیا تو اس شخص کا وضو ہوگیا، اگرچہ کہ اس نے وضو کی نیت نہیں کی۔

ہاں! اتنی بات ضرور ہے کہ اس طرح بغیر نیت کے ہاتھ، منہ اور پیر دھو لینے اور مسح کر لینے سے وضو شرعی اعتبار سے ہو جاتا ہے لیکن وضو کا ثواب اس شخص کو نہیں ملے گا، اس لئے بہتر یہ ہے کہ وضو سے پہلے نیت کرلے، وضو کی نیت صرف دل میں کرلینا ہے اس کیلئے حدیث سے کوئی جملہ یا لفظ کا ثبوت نہیں ہے، دل کے ارادے کا نام نیت ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ بغیر وضو کے صرف نیت کر لینے سے بھی وضو نہیں ہوتا۔

وضو کا پانی کیسا ہو؟

وضو کیلئے ایسا پانی چاہئے جس کے طبعی اوصاف باقی ہوں یعنی تخلیق کے اعتبار سے جیسے پانی ہوتا ہے ویسا ہی پانی ہو اور اس میں کوئی نجاست نہ ملی ہوئی ہو اور اس پانی پر کوئی چیز غالب نہ آئی ہو، جیسے دودھ، شوربہ وغیرہ۔ اسی کو مطلق پانی کہتے ہیں، مطلق پانی کی تعریف میں بارش کا پانی، نہر کا پانی، کنویں اور چشمہ کا پانی، سمندر کا پانی، اولے اور برف کا پگھلا ہوا پانی داخل ہیں، ان تمام پانیوں سے وضو کیا جاسکتا ہے، بلی اور مرغی یا چیر پھاڑ کرنے والے پرندوں وغیرہ کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے، گدھے اور خچر کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا مشکوک ہے اگر اس پانی کے علاوہ دوسرا پانی ہے تو دوسرے پانی سے وضو کرنا چاہئے اور اگر دوسرا پانی نہ ہو تو اس پانی سے وضو کرنا چاہئے پھر تیمّم بھی کرلینا چاہئے۔ استعمال کئے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست نہیں ہے، یعنی ایک آدمی نے پانی سے وضو کیا پھر اسی استعمال کئے پانی کو جمع کرکے دوسرے آدمی نے

وضو کیا تو دوسرے آدمی کا وضو درست نہیں ہے۔

ایسا تھوڑا پانی جو رکا ہوا ہے اس میں نجاست مل گئی تو ایسی صورت میں ایسے پانی سے وضو کرنا بھی درست نہیں ہے۔

پانی سے متعلق جزئی کئی مسائل ہیں فقہ کی چھوٹی بڑی کتابوں میں وہ ساری تفصیلات جمع کی گئی ہیں ہم نے اختصار سے کام لیتے ہوئے چیز بنیادی باتیں بیان کردی ہیں۔

وضو کے صحیح ہونے کی شرطیں

(۱) وضو کے جتنے اعضاء (چہرہ، دونوں ہاتھ، چوتھائی سر دونوں پیر) ہیں ان پر پانی پہنچنا وضو کے صحیح ہونے کیلئے شرط ہے اگر کوئی جگہ بال برابر بھی خشک رہ جائے گی تو وضو صحیح نہ ہوگا۔

(۲) جسم پر کوئی ایسی چیز نہ ہونا جو جسم تک پانی کے پہنچنے سے روکے یعنی اگر اعضاء وضو میں سے کوئی چیز عضو پر ہوگی تو وضو نہ ہوگا مثلاً ہاتھ پر کلر لگا ہوا ہے اور وہ کلر جسم کی کھال پر پانی کے پہنچنے سے رکاوٹ ثابت ہو رہا ہے تو وضو نہ ہوگا۔

(۳) وضو کے صحیح ہونے کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ جو چیزیں وضو کو توڑتی ہیں وہ چیزیں وضو کرنے کی حالت میں نہ ہونا، مثلاً ایک آدمی وضو کر رہا ہے اس دوران ہوا بھی خارج ہو رہی ہے تو بھلا بتایئے وضو کیسے ہوگا؟ اسی طرح وہ ساری چیزیں جو وضو کو توڑتی ہیں ان کا مسئلہ بھی وہی ہے ہاں! اگر کوئی شخص ایسا معذور ہو کہ شریعت میں اس کیلئے گنجائش ہو تو پھر الگ مسئلہ ہے مثلاً ایک آدمی کو مسلسل پیشاب کے قطرات نکلنے کی بیماری ہے اب ایسے شخص کیلئے حکم یہ ہے کہ وہ عین جماعت کھڑے ہونے کے وقت وضو کرلے، اگر وضو اور نماز کے دوران پیشاب کے قطرے نکل بھی جائیں تو معذور ہونے کی وجہ سے اس پر حکم یہ ہے کہ اس کا وضو نہیں ٹوٹا۔

وضو کب فرض ہے اور کب واجب؟

نماز کیلئے وضو فرض ہے چاہے وہ نماز نفل ہو یا واجب، سنت ہو یا کوئی اور نماز، نماز جنازہ کیلئے بھی وضو فرض ہے نیز سجدۂ تلاوت کیلئے بھی وضو فرض ہے، بغیر

وضو کے کوئی بھی نماز جائز نہیں اور نہ سجدۂ تلاوت ، قرآن شریف چھونا بھی وضو کے بغیر جائز نہیں دیوار یا کاغذ پر لکھی ہوئی آیات کو پکڑنے کیلئے بھی وضو فرض ہے۔ ہاں! کعبۃ اللہ کے طواف کیلئے وضو واجب ہے، غسل کرنے سے پہلے وضو کرنا سنت ہے۔

مندرجہ ذیل کاموں کیلئے وضو مستحب ہے

اذان اور اقامت کیلئے یعنی اذان دینے والے اور اقامت کہنے والے کیلئے وضو کر لینا مستحب ہے ، جمعہ کے خطبہ ،عیدین کے خطبہ اور خطبۂ نکاح کیلئے وضو مستحب ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کی زیارت کیلئے بھی وضو مستحب ہے ،میت کو غسل دینے کیلئے وضو مستحب ہے،سوتے وقت اور سو کر اٹھنے کے بعد وضو مستحب ہے،اسی طرح پہلے سے وضو ہونے کی صورت میں ہر نماز کیلئے وضو مستحب ہے مثلاً وضو کیا نماز عصر پڑھی اور مغرب کے وقت تک باوضو رہا تو وضو ہونے کے باوجود مغرب کی نماز کیلئے وضو کرنا مستحب ہے، غسل کی حاجت جس کو ہے اس کیلئے غسل سے پہلے وضو کر لینا مستحب ہے، ہمیشہ باوضو رہنے کیلئے وضو کرنا مستحب ہے، غیبت ،چغلخوری اور جھوٹ جیسے گناہ ہو جائیں تو وضو کر لینا مستحب ہے ،کوئی بیہودہ شعر کہنے کے بعد وضو مستحب ہے، نماز کے علاوہ دوسرے وقت قہقہہ لگانے سے وضو کرنا مستحب ہے ، نماز جنازہ اٹھانے کیلئے وضو کرنا مستحب ہے ، جنابت کی حالت میں کھانے پینے اور سونے کیلئے ، وضو مستحب ہے،غصہ کے وقت ، زبانی قرآن پڑھنے کیلئے ، حدیث پڑھنے کیلئے ، وقوف عرفہ کیلئے صفا و مروہ کی سعی کیلئے وضو مستحب ہے۔

وضو کے فرائض

وضو میں چار فرض ہیں۔

(۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک ،ایک کان سے دوسرے کان تک منہ دھونا۔

(۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

(۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سنتیں

(یعنی وہ کام جن کے بغیر وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص اور نامکمل رہتا ہے)

وضو میں تیرہ سنتیں ہیں!۔

(۱) نیت کرنا۔

(۲) بسم اللہ پڑھنا۔

(۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

(۴) مسواک کرنا۔

(۵) تین بار کلی کرنا۔

(۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔

(۷) داڑھی کا خلال کرنا۔

(۸) ہاتھ پاؤں کے انگلیوں کا خلال کرنا۔

(۹) ہر عضو کو تین بار دھونا۔

(۱۰) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا۔

(۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا۔

(۱۲) ترتیب سے وضو کرنا۔

(۱۳) پے در پے وضو کرنا یعنی ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے۔

وضو کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

(جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انھیں نواقضِ وضو کہتے ہیں)۔

(۱) پاخانہ پیشاب کرنا، یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔

(۲) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔

(۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔

(۴) منھ بھر کے قئے کرنا۔

(۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔

(٦) بیماری اور کسی وجہ سے بیہوش ہو جانا۔

(۷) مجنوں یعنی دیوانہ ہو جانا۔

(۸) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

وضو کے آداب

وضو کے آداب بہت ہیں مثلاً چھنگلیا کا سرا بھگو کر کانوں کے سوراخ میں ڈالنا۔نماز کے وقت سے پہلے وضو کر لینا۔اعضاء کو دھوتے وقت ہاتھ سے ملنا۔انگوٹھی یا چھلے کو ہلانا۔دنیا کی باتیں نہ کرنا۔زور سے پانی مونھ پر نہ مارنا۔زیادہ پانی نہ بہانا۔ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا، وضو کے بعد درود شریف پڑھنا۔درود کے بعد کلمۂ شہادت اور یہ دعا پڑھنا اللھم اجعلنی من التوا بین واجعلنی من المتطھرین وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔وضو کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھنا وغیرہ۔

وہ چیزیں جن سے وضو نہیں ٹوٹتا

وہ چیزیں جن سے وضو نہیں ٹوٹتا مگر لوگ عموماً سمجھ جاتے ہیں کہ وضو ٹوٹ گیا، جب خون جسم کے کسی حصہ س نکلے لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ بہے صرف اتنا ہی نکلے کہ بہے نہیں تو وضو نہیں ٹوٹتا،عرق مدنی نامی بیماری میں جسم سے گوشت گر جاتا ہے لیکن خون نہیں بہتا ایسی صورت میں بھی وضو نہیں ٹوٹتا، زخم سے یا کان سے اگر کیڑا نکل آئے تو بھی وضو نہیں ٹوٹتا، اگر قے کرے لیکن منہ بھر کر نہ ہو تو بھی وضو نہیں ٹوٹتا، اگر قے میں بلغم آئے تو زیادہ ہونے کی صورت میں وضو نہیں ٹوٹتا، نماز کی حالت میں چاہے قیام میں ہو چاہے رکوع میں چاہے سجدہ میں چاہے قعدہ میں اگر یہ سارے ارکان سنت طریقہ پر ہوں اور ان حالتوں میں سو جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا، اگر باوضو شخص سو جائے اور

سرین زمین پر ٹکی ہوئی ہے تو وضونہیں ٹوٹے گا،سوتے سوتے جھک جانے سے،عورت کو چھونے سے،عصومخصوص کو چھونے سے وضونہیں ٹوٹتا۔

وضو کے واجب ہونے کی شرطیں

وضو کب واجب ہوتا ہے؟ یہ ایک اہم سوال ہے، ظاہر ہے کہ ہر شخص پر وضو واجب نہیں ہوسکتا جس طرح نماز ہر شخص پر واجب نہیں وضو بھی ہر شخص پر واجب نہیں ہے وضو کے واجب ہونے کی پہلی شرط بالغ ہونا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بچہ پر وضو کرنا واجب نہیں ہے، دوسری شرط عاقل ہونا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ مجنون (پاگل) پر وضو واجب نہیں ہے، تیسری شرط مسلمان ہونا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کافر پر وضو واجب نہیں ہے، چوتھی شرط پانی کے استعمال پر قدرت ہونا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک آدمی بیمار ہونے کی وجہ سے پانی کے استعمال پر قدرت نہیں رکھتا تو ایسے شخص پر وضو کرنا واجب بھی نہیں ہوتا یا یہ کہ بیمار تو نہیں ہے لیکن پانی اتنا کم ہے کہ تمام اعضاء کے دھونے کیلئے کافی نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں بھی وضو واجب نہیں ہوتا (بلکہ تیمّم کرے گا)۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ حدث اصغر موجود ہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کو حدث ہی لاحق نہیں ہوا یعنی وہ پہلے سے وضو کی حالت میں ہے تو اس پر بھی وضو کرنا واجب تو نہیں ہے اس لئے کہ ابھی نماز کا وقت باقی ہے لیکن اگر نماز کا وقت ختم ہونے میں چند ہی لمحات باقی ہیں تو ظاہر ہے کہ وقت تنگ ہوگیا ہے اب ایسی صورت میں اس شخص پر وضو واجب ہے، وقت میں گنجائش ہے تو وضو فوراً واجب نہیں ہے تاخیر سے وضو کی گنجائش ہے لیکن وقت اس قدر تنگ ہے کہ اگر دیر کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو ویسی صورت میں وضو واجب ہو جاتا ہے۔

وضو کے آداب

(۱) وضو کیلئے بلند جگہ بیٹھنا چاہئے تا کہ استعمال کئے ہوئے پانی کے چھینٹے بدن یا کپڑوں پر نہ پڑیں۔

(۲) وضو کے وقت قبلہ کی طرف رُخ رہنا چاہئے۔

(۳) وضو کے کاموں میں دوسروں سے مدد نہیں لینا چاہئے ،مثلاً پانی کی ضرورت ہے تو خود ہی پانی لے لے ہاں ! اگر بڑھاپا ہے یا کوئی دوسری مجبوری ہے تو ایسی صورت میں آدابِ وضو کے خلاف نہیں ہے۔

(۴) وضو کے دوران دنیوی گفتگو نہ کریں۔

(۵) وضو کے شروع اور آخر میں نبی کریم ﷺ سے جو دعائیں ثابت ہیں وہ دعائیں پڑھیں

(۶) وضو کے اعضاء میں سے ہر عضو کے دھوتے ہوئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں

(۷) کانوں کے مسح کے دوران دونوں کانوں کے سوراخ میں بھیگی ہوئی چھنگلیا داخل کرے

(۸) اگر انگلیوں میں موجود انگوٹھی ڈھیلی ہو تو اس انگوٹھی کو حرکت دے یہ آداب وضو میں سے ہے۔ ورنہ اگر انگوٹھی اس طرح تنگ ہے کہ حرکت دیئے بغیر اندر تک پانی نہیں پہنچتا تو ایسی صورت وضو کے صحیح ہونے کیلئے انگوٹھی کو حرکت دینا لازم اور ضروری ہے۔

(۹) کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کیلئے سیدھے ہاتھ سے پانی لے۔

(۱۰) ناک صاف کرنے کیلئے بایاں ہاتھ استعمال کرے۔

(۱۱) نماز کا وقت آنے سے پہلے وضو کر کے تیار رہے یہ اس شخص کیلئے جو معذور نہ ہو، اگر معذور ہو تو وہ عین نماز کے وقت وضو کرے گا۔

(۱۲) وضو سے جب فارغ ہو جائے تو قبلہ کی طرف رُخ کر کے کھڑا ہو جائے اور کہے اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھدان محمدا عبدہ و رسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین۔

حضور ﷺ کا وضو

بخاری اور مسلم نے حضرت عثمانؓ سے حضور ﷺ کے وضو کی تفصیل یوں روایت کی ہے۔

حضرت عثمانؓ نے ایک دن اس طرح وضو فرمایا کہ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین دفعہ پانی ڈالا پھر کلی کی اور ناک میں پانی لے کر اس کو نکالا اور ناک کی صفائی کی پھر تین دفعہ اپنا پورا چہرہ دھویا اس کے بعد داہنا ہاتھ کہنی تک تین دفعہ دھویا، پھر اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی تک تین دفعہ دھویا اس کے بعد سر کا مسح کیا، پھر داہنا پاؤں تین دفعہ دھویا پھر اسی طرح بایاں پاؤں تین دفعہ دھویا اس طرح پورا وضو کرنے کے بعد حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے بالکل اسی طرح وضو فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کے مطابق وضو کیا پھر دو رکعت نماز (دل کی پوری توجہ کے ساتھ) ایسی پڑھی جو حدیثِ نفس سے خالی رہی (یعنی دل میں اِدھر اُدھر کی باتیں نہیں سوچیں) تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

حضرت عثمانؓ نے عملاً جو طریقہ بتلایا ہے یہی وضو کا افضل طریقہ ہے اس لئے کہ یہ طریقہ حضرت عثمانؓ کا اپنا طریقہ نہیں بلکہ نبی رحمت ﷺ کا طریقہ ہے۔

ترمذی اور نسائی نے حضرت ابوحیہؓ سے حضرت علیؓ کے تفصیل بتلائی ہے، حضرت ابوحیہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا آپ نے وضو اس طرح فرمایا پہلے اپنے دونوں ہاتھ اچھی طرح دھوئے یہاں تک کہ ان کو خوب اچھی طرح صاف کر دیا پھر تین دفعہ کلی کی پھر تین دفعہ ناک میں پانی لے کر اس کی صفائی کی پھر چہرے اور دونوں ہاتھوں کو تین تین دفعہ دھویا پھر سر کا مسح ایک دفعہ کیا پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے ہی کھڑے آپ نے وضو کا بچا ہوا

پانی لے کر پی لیا، حضرت علیؓ نے اس طرح پورا وضو کر کے دکھانے کے بعد فرمایا میں نے چاہا کہ تمہیں دکھلا دوں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے۔

عمر بن شعیبؒ اپنے والد شعیب سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی وضو کے بارے میں سوال کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو تین تین دفعہ وضو کر کے دکھایا اس کے بعد آپ ﷺ نے ان اعرابی سے فرمایا کہ وضوا یسے ہی کیا جاتا ہے تو جس نے اس میں اپنی طرف سے اضافہ کیا اس نے برائی کی اور ظلم کیا۔

ان تین احادیث سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ تمام اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے ہاں! سر کا مسح صرف ایک مرتبہ کیا کرتے تھے۔

وضو کا مفصل طریقہ

وضو کرنے والے کو چاہیے کہ صاف برتن میں پاک پانی لے کر قبلہ کی طرف رُخ کر کے کسی اونچی جگہ پر اس طرح بیٹھے کہ چھینٹیں اُڑ کر اوپر نہ پڑیں، وضو کا آغاز بسم اللہ سے ہو، سب سے پہلے تین دفعہ گٹوں تک ہاتھ دھولیں، پھر تین دفعہ کلی کرلیں اور مسواک کریں اگر مسواک نہ ہو تو کسی موٹے کپڑ یا انگلی سے اپنے دانت صاف کرلیں، روزہ کی حالت میں صرف کلی کریں غرغرہ نہ کریں، پھر تین بار ناک میں پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں، روزہ دار ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ نہ کرے، ہوسکتا ہے کہ پانی اندر چلا جائے، پھر تین دفعہ منہ دھوئیں اس طرح کہ سر کے بالوں سے تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک سب جگہ پانی بہہ جائے، پھر تین دفعہ داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں پھر بایاں ہاتھ بھی کہنی سمیت دھوئیں اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کریں، پھر ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کریں پھر کان کا مسح کریں کلمہ کی انگلی سے کان کے اندر کے حصہ کا مسح

کریں اور انگوٹھے سے کان کے اوپر کی طرف کا مسح کریں پھر انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں، گلے کا مسح نہ کریں پھر تین بار داہنا پاؤں ٹخنے سمیت دھوئیں پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین دفعہ دھوئیں بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پیروں کی انگلیوں کا خلال کریں۔

اعضاء وضو کو دو مرتبہ یا ایک مرتبہ دھویا جا سکتا ہے

حضور ﷺ کا عموماً معمول مبارک اعضاء وضو کے دھونے میں یہی تھا کہ آپ ﷺ تین تین مرتبہ چہرہ، ہاتھ اور پاؤں دھوتے تھے لیکن آپ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے اعضاء وضو کو کبھی دو دو مرتبہ دھویا اور کبھی ایک ایک مرتبہ دھویا چنانچہ چند حدیثیں ملاحظہ فرمائیے تاکہ وضو کے بارے میں یہ رخصت بھی معلوم ہو جائے۔

عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قال توضا رسول اللہ ﷺ مرۃ مرۃ لم یزد علی ھذا۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا ایک ایک مرتبہ یعنی وضو میں دھوئے جانے والے اعضاء کو آپ نے صرف ایک ایک دھویا اس سے زیادہ نہیں کیا۔

عن عبداللہ بن زید ان النبی ﷺ توضا مرتین مرتین (بخاری)

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے دھوئے جانے والے اعضاء کو دو دو بار دھویا۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من توضا واحدۃ فتلک وظیفۃ الوضوء التی لابد منھا ومن توضا اثنین فلہ کفلان ومن توضا ثلثاً فذالک وضوئی ووضوء الانبیاء من قبلی (احمد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو وضو کرے

ایک دفعہ یعنی دھوئے جانے والے اعضاء کوصرف ایک ہی دفعہ دھوئے تو یہ وضو کا وہ درجہ ہے جس کے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں، یعنی اس کے بغیر وضو ہوتا ہی نہیں اور جو وضو کرے دو دو مرتبہ یعنی اس میں اعضاء وضو کو دو دو دفعہ دھوئے تو اس کو ایک ایک دفعہ دھونے والے وضو کے مقابلہ میں دو حصے ثواب ہوگا اور جس نے وضو کیا تین تین دفعہ جو افضل اور مسنون طریقہ ہے تو یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کا یعنی میرا دستور اعضاء وضو کو تین تین دفعہ دھونے کا ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء علیھم السلام کا طریقہ بھی یہی رہا ہے۔

ان احادیث سے بات کھل کر سامنے آ گئی کہ اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ دھونے سے وضو تو ہو جاتا ہے لیکن ثواب زیادہ اس صورت میں ہے جب کہ تین تین مرتبہ اعضاء وضو دھوئے۔

اسی لئے حضور ﷺ نے تین تین مرتبہ اعضاء وضو دھونے کے بارے میں یہ فرمایا کہ یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کا وضو ہے، اس سے معلوم ہوا کہ پیارے پیغمبر ﷺ کا پسندیدہ وضو تو یہی ہے کہ ہر عضو کو وضو میں تین تین مرتبہ دھویا جائے، ہاں! سر کا مسح یہ تو ایک ہی مرتبہ کیا جائے گا۔

وضو سے پہلے بسم اللہ

آدمی جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہے تو نماز کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی یاد آتی ہے اور یہی یاد نماز کا مقصود ہے چنانچہ وہ وضو کرتا ہے ظاہر ہے کہ وضو کے دوران وہ کیسے اپنے پروردگار کو بھولے گا، اس لئے وضو بھی اللہ کی یاد سے غفلت کی حالت میں نہ ہو بلکہ جب وضو کرے تو بسم اللہ پڑھ لے اسی لئے ہر عضو کے دھوتے ہوئے بسم اللہ پڑھا جاتا ہے تاکہ بار بار اللہ کی یاد ہو، وضو سے پہلے بسم اللہ کی بڑی اہمیت ہے یہی وجہ ہے کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ ۔

جس شخص نے اللہ کا نام لئے بغیر وضو کیا اس کا وضو ہی نہیں ۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایسا وضو ناقص اور بے نور ہے، اگر بسم اللہ کے بغیر وضو کرے تو شرعی اعتبار سے وضو تو ہو جاتا ہے لیکن وضو ناقص رہتا ہے اور بغیر بسم اللہ کے وضو میں کمال پیدا نہیں ہوتا۔

وضو سے پہلے بسم اللہ کی تاثیر یہ ہے کہ بسم اللہ سارے جسم کو پاک کردیتا ہے اور بغیر بسم اللہ کے وضو کرتا ہے تو صرف اعضاء وضو ہی کو پاک کرتا ہے چنانچہ سنن دار قطنی نے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من توضا وذکر اسم اللہ فانہ یطھر جسدہ کلہ ومن توضا ولم یذکر اسم اللہ لم یطھر الا موضع الوضوء۔

جو شخص وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام لے تو یہ وضو اس کے سارے جسم کو پاک کرتا ہے اور جو کوئی وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام نہ لے تو وہ وضو اس کے صرف اعضائے وضو ہی کو پاک کرتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ بسم اللہ کی برکت سے سارا جسم پاکیزہ اور نورانی بن جاتا ہے۔

حضور ﷺ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو بطور خاص وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنے کی تاکید ہے چنانچہ طبرانی نے حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اے ابو ہریرہؓ ! جب تم وضو کرو تو بسم اللہ والحمدللہ کہہ لیا کرو (اس کا اثر یہ ہوگا کہ) جب تک تمہارا یہ وضو باقی رہے گا اس وقت تک تمہارے محافظ فرشتے (یعنی کراماً کاتبین) تمہارے لئے برابر نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

داہنی طرف سے ابتداء

جب وضو کریں تو وضو کے اعضاء دھوتے ہوئے اس سنت کا پورا پورا لحاظ رکھیں کہ ہر عضو کے دھونے کی ابتداء داہنی طرف سے کریں، رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات یہی تھیں کہ آپ ﷺ ہر کام کا آغاز داہنی جانب سے کرتے تھے کپڑے پہنتے تو پہلے سیدھی جانب سے ابتداء کرتے، جوتا پہنتے تو پہلے سیدھے پیر میں پہنتے تھے، اسی طرح آپ ﷺ وضو فرماتے تو پہلے سیدھا ہاتھ دھوتے تھے پھر بایاں ہاتھ، پہلے سیدھا پاؤں دھوتے پھر بایاں پاؤں، آپ ﷺ نے جہاں اس پر خود عمل فرمایا اپنے صحابہ رضی اللہ عنھم کی تربیت بھی اسی انداز سے فرمائی، چنانچہ مسند احمد اور ابوداؤد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا لبستم و توضا تم فابدؤوا بمیا منکم۔

جب تم لباس پہنو اور جب تم وضو کرو تو اپنے داہنے اعضاء سے ابتدا کیا کرو۔

انگلیوں کا خلال

وضو کے دوران جب ہاتھ اور پاؤں دھوتے ہیں تو دونوں انگلیوں کے درمیان میل کچیل کے جمے رہنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے، صفائی اور پاکیزگی کا تقاضا یہ ہے کہ ان انگلیوں کے درمیان اچھی طرح خلال کیا جائے تاکہ سارا میل کچیل نکل جائے اور کوئی گندگی باقی نہ رہے۔

اسی طرح ناک کی نتھنوں میں گندگی کے ہونے کا امکان بھی زیادہ ہوتا ہے انسان کی طبیعت کا تقاضا یہ ہے کہ ناک پاک وصاف رہے، آپ ﷺ نے ان باتوں کا بھی حکم دیا چنانچہ ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے لقیط بن صبرہؓ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ! مجھے وضو کے بارے میں بتلایئے کہ کن باتوں کا مجھے وضو کے دوران لحاظ رکھنا چاہیے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اسبغ الوضوء وخلل بين الا صابع و بالغ فى الاستنشاق الا ان تكون صائماً ۔

ایک تو یہ کہ تم پورا وضو خوب اچھی طرح اور کامل طریقہ سے کیا کرو جس میں کوئی کمی نہ رہے اور دوسرے یہ کہ ہاتھ پاؤں دھوتے وقت ان کی انگلیوں میں خلال کیا کرو اور تیسرے یہ کہ ناک کے نتھنوں میں پانی چڑھا کر اچھی طرح ان کی صفائی کیا کرو اور اگر روزہ کی حالت میں ہو تو ناک میں پانی زیادہ نہ چڑھاؤ آپ ﷺ کس طرح ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے تھے اس کی تفصیل کو ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے مستورد بن شداد سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے خود حضور ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ وضو ﷺ فرماتے تو ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کو ملتے تھے، یعنی انگلیوں کے درمیانی حصہ کو ملتے تھے۔

ڈاڑھی کا خلال

نیز ابوداؤدؒ نے حضرت انسؓ سے ڈاڑھی کے خلال کے بارے میں روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضا اخذ كفاً من ماء فادخله تحت حنكه فخلل به لحيته وقال هكذا امرنى ربى ۔

رسول اللہ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ جب وضو فرماتے تو ایک ہاتھ سے پانی لے کر تھوڑی کے نیچے ریش مبارک کے اندرونی حصہ میں پہنچاتے اور اس سے ریش مبارک میں خلال کرتے یعنی ہاتھ کی انگلیاں اس کے درمیان سے نکالتے اور فرماتے میرے رب نے مجھے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے ڈاڑھی کا بھی خلال کیا ہے۔

انگوٹھی کو حرکت دینا

جو لوگ انگوٹھی پہنتے ہیں ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ وضو کے دوران انگوٹھی کو حرکت دیں، اس میں دو صورتیں ہیں اگر انگوٹھی بہت تنگ ہے تو اس کو حرکت دینا ضروری ہے

تا کہ حرکت دینے کی وجہ سے پانی اندر چلا جائے اور اگر انگوٹھی تنگ نہیں ہے تو ایسی صورت میں حرکت دینا ضروری نہیں مسنون ومستحب ہے، آپ ﷺ نے اس سلسلہ میں عمل کر کے اپنی اُمت کو تعلیم دی۔

چنانچہ دارقطنی اور ابن ماجہ نے حضرت ابورافع ؓ سے روایت کیا ہے:

كان رسول الله ﷺ اذا توضا وضوء الصلوٰة حرك خاتمه فى اصبعيه۔

کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کا وضو فرماتے تھے تو انگلی میں پہنی ہوئی اپنی انگوٹھی کو بھی حرکت دیتے تھے تا کہ پانی اس جگہ بھی اچھی طرح پہنچ جائے اور کوئی شک وشبہ باقی نہ رہے۔

سر اور کانوں کے مسح کا طریقہ

حضور ﷺ نے سر کا مسح اور اس کے ساتھ ساتھ دونوں کانوں کا مسح کر کے بتلایا کہ کس طرح مسح کرنا چاہئے، چنانچہ نسائی نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (وضو میں) اپنے سر مبارک کا مسح فرمایا اور اس کے ساتھ دونوں کانوں کا بھی اس طرح مسح کیا کہ کانوں کے اندرونی حصہ کا تو انگوٹھوں کے برابر والی انگلیوں سے مسح فرمایا اور اوپر کے حصہ کا مسح دونوں انگوٹھوں سے۔

ابوداؤد، مسند احمد اور ابن ماجہ نے ربیع بنت معوذ ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا تو کانوں کا مسح کرتے ہوئے دونوں کانوں کے سوراخوں میں بھی آپ نے اپنی انگلیاں ڈالیں۔

ان دونوں احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے جو سر کا مسح فرمایا ہے وہ ایک ہی مرتبہ فرمایا ہے اگر آپ ﷺ سر کا مسح تین مرتبہ فرماتے تو دوسرے اعضاء کی طرح یہاں بھی ثلثاً کے لفظ کی وضاحت ہوتی۔

سر کا مسح کونسے پانی سے؟

سر کے مسح کا طریقہ یہی ہے کہ جب دونوں ہاتھ دھو چکے تو دوبارہ پانی سے اپنے دونوں ہاتھ بھگولے اوران ہاتھوں سے سر کا اور دونوں کانوں کا مسح کرے، اب سوال یہ ہے کہ ایک آدمی نے دونوں ہاتھ دھولئے اوراس نے نیا پانی لئے بغیر ہی کانوں کا مسح کرلیا تو کیا سر کا مسح ہوجائے گا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ افضل تو یہ ہے کہ نیا پانی لے کر ہاتھوں کو تر کیا جائے اور پھر سر کا مسح کیا جائے مگر یہ صورت بھی جائز ہے کہ ہاتھوں کے دھونے کے بعد جو تری ہاتھوں میں باقی رہے اس سے مسح کرلے لیکن ایک بات ذہن میں رہے کہ اگر دونوں ہاتھوں کے دھونے کے بعد کسی عضو کا مسح کرلیا تھا اوراس کی تری ہاتھوں میں باقی رہی تو اب اس تری سے سر کا مسح کرنا درست نہیں ہے، بہرصورت احتیاط اسی میں ہے کہ نئے پانی سے سر کا مسح کرے۔

وضو میں پانی بے ضرورت نہ بہائیں

اکثر لوگ وضو کے دوران بے ضرورت بہاتے ہیں اوراس کو اسراف ہی نہیں سمجھتے، قدیم زمانہ میں لوٹوں کا استعمال تھا تو ضرورت کے بقدر پانی پہلے ہی سے لے لیا جاتا اور اسی میں سارا وضو کرلیا جاتا تھا لیکن آج کل ہر جگہ نلوں کا استعمال عام ہوگیا ہے اورنلوں سے وضو کرنے میں عموماً یہ کوتاہی ہوجاتی ہے، لوگ نل کھلا رکھتے ہیں اور پانی بہتا رہتا ہے اور وضو کرنے والے اطمینان سے چہرہ، ہاتھ، پیر وغیرہ دھوتے ہیں، خصوصاً سر، کان اور گردن کا مسح ہونے تک بہت سا پانی بہہ کر بے کار چلا جاتا ہے، اس طرف اچھے اچھے لوگ توجہ نہیں کرتے، نل سے وضو کرتے ہوئے پہلے تو پانی کا پریشر کم رکھنا چاہئے اس سے پانی ضائع نہیں ہوتا، احتیاط کا یہی تقاضا ہے، وضو کرنے والوں کو کبھی یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ وضو کرنا فرض ہے اور پانی میں اسراف کرنا حرام ہے، ایک ثواب کے کام کے ساتھ ایک حرام کا ارتکاب تعجب خیز عمل ہے، اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران

اسراف کرنے سے روکا چنانچہ مسند احمد اور سنن ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ حضرت سعد بن وقاصؓ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ وضوکررہے تھے اور پانی کے استعمال میں فضول خرچی سے کام لے رہے تھے۔آپ ﷺ نے ان سے پوچھا اے سعد! یہ کیا اسراف ہے؟ یعنی تم بے ضرورت پانی کیوں بہارہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا حضور! کیا وضو کے پانی میں بھی اسراف ہوتا ہے یعنی کیا وضو میں پانی زیادہ خرچ کرنا بھی اسراف میں داخل ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں! یہ بھی اسراف میں داخل ہے، اگرچہ تم کسی جاری نہر کے کنارے ہی پر کیوں نہ ہو۔

وضو کا بھی شیطان ہوتا ہے

ہم اس حقیقت کو بہ آسانی سمجھ سکتے ہیں کہ وضو کے دوران کبھی دل میں وہم پیدا ہوجاتا ہے کہ پانی سب جگہ پہنچ گیا یا نہیں؟ پورا وضو ہونے کے بعد بھی دل میں آتا ہے کہ میں نے مسح کیا یا نہیں؟ پھر اعضاء وضو دھوتے ہوئے کبھی یہ وسوسہ دل میں پیدا ہوتا ہے کہ میں نے چہرہ دومرتبہ دھویا یا تین مرتبہ دھویا، میں نے ہاتھ ایک مرتبہ دھویا یا دومرتبہ دھویا، کبھی یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ جس پانی سے وضو کیا وہ شاید نجس تھا ہوگا میرا وضو ہوا یا نہیں، کبھی یہ وسوسہ آتا ہے کہ پیشاب کا قطرہ شاید نکل گیا، چلو پھر استنجا کریں، اس قسم کے وسوسے، وہم، خیالات اور شکوک وشبہات دلوں میں وضو کے دوران پیدا ہوتے رہتے ہیں، سوال یہ ہے کہ اس قسم کے وسوسے، وہم، شکوک وشبہات اور خیالات کیوں پیدا ہوتے ہیں؟ اس کا جواب اس حدیث سے مل سکتا ہے۔

ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابی ابن کعبؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وضو پر ایک شیطان مسلط ہے اس کو ولہان کہتے ہیں سو تم پانی کے وسوسے سے بچو! اس حدیث کے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے، بہرصورت وسوسوں سے بچنا تو چاہئے اور وضو کے دوران خیالات کو بھٹکنے سے بچانے کی فکر کرنا

چاہئے ، اس کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کے دوران اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے اور وضو کے فرائض، آداب اور سنتوں پر دھیان دیا جائے تاکہ کسی قسم کا کوئی شک ہی پیدا نہ ہو۔

وضو میں اعتدال

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی وضو کرتا رہتا ہے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھونے کے بجائے چار چار مرتبہ دھولیتا ہے اور اس میں احتیاط کے ہونے کا خیال دل میں رہتا ہے حالانکہ یہی بے احتیاطی کی بات ہے ، حضور ﷺ نے جب اعضاء وضو کو تین مرتبہ سے زیادہ نہیں دھویا ہے تو پھر ہم کیوں چار مرتبہ دھوئیں ، تین سے زائد مرتبہ اعضاء وضو کے دھونے کو آپ ﷺ نے حد سے بڑھنا ارشاد فرمایا ، چنانچہ مسند احمد ، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایک دن اپنے بیٹے کو اس طرح کہتے سنا کہ الٰہی میں جنت میں داہنے جانب قصر ابیض (سفید محل) تجھ سے مانگتا ہوں یہ سن کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میرے بیٹے ! اللہ سے جنت مانگو اور دوزخ سے اس کی پناہ چاہو، بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اس اُمت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو طہارت چاہنے اور دعاء مانگنے میں حد سے بڑھ جائیں گے۔

محدثین نے طہارت میں حد سے بڑھنے کی تشریح یہ کی کہ تین بار سے زیادہ اعضاء کو دھوئے اور پانی کے استعمال میں اسراف کرے اور اعضاء کے دھونے میں اس قدر مبالغہ کرے کہ وسوسہ کی حد کو پہنچ جائے۔

دعاء میں حد سے بڑھنے کے بارے میں فرمایا کہ جب دعاء کرے تو قیود و شرائط کے اضافہ کے ساتھ دعاء کرے اور مطلق جنت مانگنے کے بجائے یوں کہے کہ جنت میں داہنی جانب کا سفید محل عطا کر، ظاہر ہے کہ یہ آداب دعاء کے خلاف ہے۔

ہر فرض نماز کیلئے نیا وضو

یوں تو ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں مثلاً ایک آدمی نے عصر کی نماز کیلئے وضو کیا اگر اس کا وضو باقی ہے تو اسی وضو سے وہ مغرب اور عشاء بھی پڑھ سکتا ہے، اگرچہ کہ شریعت میں اس بات کی گنجائش ہے لیکن افضل یہی ہے کہ ہر فرض نماز کیلئے نیا وضو کرے چنانچہ دارمی نے حضرت انسؓ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل نقل کیا ہے کہ:

کان رسول اللہ ﷺ یتوضا لکل صلوٰۃ وکان احدنا یکفیہ الوضوء مالم یحدث۔

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کیلئے نیا وضو کرتے تھے اور ہم لوگوں کو ایک ہی وضو کفایت کرتا تھا جب تک کہ وہ وضو ٹوٹ نہ جاتا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل اعلیٰ درجہ کا عمل تھا جو کہ افضل ہے اور صحابہ کا یہ عمل رخصت کے درجہ میں تھا اس سلسلہ میں ایک اور حدیث موجود ہے جس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے یہ حکم تھا کہ آپ ہر نماز کیلئے تازہ وضو کریں لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے یہ عمل باعثِ مشقت ہوا تو آپ کو ہر نماز کیلئے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا اور پہلا حکم منسوخ کیا گیا، چنانچہ مسند احمد کی یہ روایت ہے کہ حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان تابعی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمرؓ تابعی سے پوچھا یہ بتایئے کہ آپؓ کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمرؓ جو ہر نماز کیلئے تازہ وضو کرتے تھے خواہ وہ باوضو ہوتے یا بے وضو تو انہوں نے وہ عمل کس سے اخذ کیا تھا؟ حضرت عبداللہ نے جواب دیا حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے حضرت اسماء بنت زید بن خطاب نے بیان کیا کہ ان سے حضرت حنظلہ بن ابو عامر غسیلؓ کے بیٹے حضرت عبداللہؓ نے یہ حدیث بیان کی کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم تھا کہ ہر نماز کیلئے تازہ وضو کریں خواہ باوضو ہوں یا بے وضو اور جب ہر نماز کیلئے وضو کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل اور مشقت میں ڈالنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کیلئے مسواک کرنے کا حکم

دیا گیا اور ہر نماز کیلئے وضو کے وجوب کو موقوف کر دیا گیا مگر یہ کہ بے وضو ہو (ایسی صورت میں تو وضو فرض ہی ہے)۔

ایک ہاتھ سے پانی لے کر دونوں ہاتھوں سے دھونا

وضو کے دوران چہرہ وغیرہ دھوتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے پانی لے کر دھونا ضروری نہیں ہے بلکہ ایک ہاتھ کے چلو سے پانی لے کر دونوں ہاتھوں سے چہرہ وغیرہ دھونے کی بھی اجازت ہے، چنانچہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے عطاء بن یسار سے حضرت ابن عباسؓ کا یہ عمل بتلایا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے وضو کیا اور اپنا منہ دھویا اس طرح کہ ایک چلو پانی لیا اس سے کلی کی اور ناک میں ڈالا پھر ایک اور چلو پانی لیا (ایک ہی ہاتھ سے اور اس طرح کیا کہ اس کو جھکا کر دوسرے ہاتھ پر ڈال لیا پھر دونوں ہاتھوں سے) اپنا منہ دھویا پھر ایک اور چلو پانی لیا اور اس سے اپنا دایاں ہاتھ دھویا پھر ایک اور چلو پانی لیا اور اس سے اپنا بایاں ہاتھ دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر ایک اور چلو پانی لیا اور داہنے پاؤں پر چھڑکا اس کو دھو ڈالا پھر ایک اور چلو پانی لیا اس سے بائیں پاؤں کو دھویا پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔

آنکھوں کے گوشوں پر ہاتھ پھیرنا

وضو کے دوران جب چہرہ دھوئیں تو چہرہ پر ہاتھ ملتے ہوئے بطورِ خاص آنکھوں کے دو کونوں (گوشوں) پر بھی ہاتھ پھیرنا چاہئے تاکہ میل کچیل نکل جائے اور وہ حصہ بھی دھل جائے۔

ابن ماجہ، ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت ابوامامہؓ سے یہ نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آنکھوں کے کونوں (گوشوں) پر بھی ہاتھ پھیرتے تھے۔

وضو کے بچے ہوئے پانی کا حکم

جو پانی ہم وضو کیلئے لیتے ہیں اس کی نسبت چونکہ وضو کی طرف ہے اس لئے وضو کے پانی میں ایک خاص طرح کی برکت اور نیک تاثیر ہوتی ہے اس لئے اس پانی کو پھینکنے

کے بجائے پی لینا چاہئے اور یہ بھی کہ اس پانی کو کھڑے ہوکر پینا بھی درست ہے ورنہ عام طور پر پانی پینے کا طریقہ یہ ہے کہ بیٹھ کر پیا جائے۔

وضو کے بچے ہوئے پانی کو پینا اور کھڑے ہوکر پینا یہ دونوں باتیں حضور ﷺ کے عمل سے ثابت ہیں۔

چنانچہ ترمذی اور دارمی نے حضرت ابوحیہؓ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو اس طرح وضو کرتے دیکھا کہ انہوں نے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو (پہنچوں تک) دھویا اور ان کو پاک کیا پھر انہوں نے تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی دیا اور تین بار چہرے کو اور تین بار دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا اور ایک بار اپنے سر کا مسح کیا پھر انہوں نے دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھویا اور پھر کھڑے ہوئے اور اپنے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر کھڑے کھڑے پی لیا پھر انہوں نے فرمایا مجھے اچھا معلوم ہوا کہ میں تمہیں دکھلاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کے وضو کا کیا طریقہ تھا؟ وضو کے پانی کے بچنے کا مسئلہ اس صورت میں ہے جب کہ ہم کسی برتن یا لوٹے میں پانی لے کر وضو کریں لیکن آج کل یہ صورت بہت کم باقی رہی ہے نوے فیصد لوگ نل سے وضو کرتے ہیں وہاں پانی کے بچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

دوسری بات یہ بھی ہے کہ پہلے لوگ پینے کے قابل پانی سے وضو کیا کرتے تھے ظاہر ہے ایسی صورت میں اس پانی کو پیا جاسکتا ہے آج کل وضو کا پانی پینے کے قابل نہیں ہوتا یا تو اس پانی کے پینے کو طبیعت گوارا نہیں کرتی، جیسا کہ حوض کا پانی ہے حوض سے بالراست وضو کرنے کی صورت میں پانی کے بچنے کا بھی سوال پیدا نہیں ہوتا اور عموماً ایسا پانی پینے کے قابل بھی نہیں ہوتا، اس لئے کہ آدمی کی نفاست اس پانی کے پینے کو گوارا نہیں کرتی اس لئے کہ ہر قسم کے لوگ حوض سے وضو کرتے ہیں اور وضو کرتے ہوئے صفائی کا لحاظ نہیں رکھتے، کبھی پیر ہی حوض میں ڈال دیتے ہیں یا استعمال کیا ہوا پانی ہی حوض میں چلا جاتا ہے یا یہ کہ بجائے باہر کلی کرنے کے غلطی سے ہی سہی حوض میں کلی

کردیتے ہیں، ظاہر ہے کہ ان تمام مناظر کو دیکھنے کے بعد کس کا جی چاہے گا کہ ایسا پانی کو پئے بعض مرتبہ تو اس پانی سے کلی کرنے کو بھی جی نہیں چاہتا۔

ایک اور مسئلہ یہ بھی ہے کہ آج کل پینے کیلئے میٹھا پانی استعمال کرتے ہیں جبکہ وضو کیلئے نل کا میٹھا پانی عموماً استعمال نہیں کرتے بلکہ بورویل کا پانی یا کھارا پانی استعمال کرتے ہیں، بعض علاقوں میں یہ پانی اتنا کھارا ہوتا ہے کہ اس کو پیا ہی نہیں جاسکتا بلکہ بعض مرتبہ اس پانی سے کلی کرنے کو بھی طبیعت نہیں چاہتی، بہرحال وضو کے بچے ہوئے پانی کو پینے کی سنت ادا کرنے کے مواقع ہوں تو اس پر عمل کرلینا چاہیئے، چونکہ یہ عمل فرض یا واجب نہیں ہے اس لئے شریعت کی طرف سے اس پر کوئی اصرار بھی نہیں ہے۔

غسل میں وضو بھی ہے

ایک آدمی کے پاس اگر سو روپے ہیں تو ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں اس سے کوئی یہ پوچھے کہ کیا تمہارے پاس پچاس روپے ہیں تو وہ یہی کہے گا کہ ہاں! ہیں، اس لئے کہ سو میں بچاس داخل ہیں، بالکل اسی طرح ایک ہے وضو اس کو پچاس روپے سمجھئے اور دوسرا ہے غسل اس کو سو روپئے سمجھئے اگر کسینے غسل کرلیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کا وضو بھی ہوگیا، اس لئے کہ غسل کرنے والا جہاں تمام بدن کو دھولیتا ہے وہیں وضو کے اعضاء کو بھی تو دھولیتا ہے اس لئے اس اصول کو ذہن میں رکھیں کہ وضو میں غسل نہیں ہے لیکن غسل میں وضو موجود ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک آدمی نے غسل کیا اور الگ سے وضو ہی نہیں کیا جب بھی وہ باوضو ہے، اس لئے کہ غسل کرنے کے بعد الگ سے وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔ ہاں! غسل کرنے والے کے لئے مسنون طریقہ یہی ہے کہ وہ پہلے وضو کرلے لیکن وضو پر غسل موقوف نہیں ہے، بعض لوگ غسل کرلینے کے بعد دوبارہ پھر سے وضو کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں حالانکہ غسل کرلینے کے بعد اگر وضو کو توڑنے والی کوئی چیز پیش نہ آئی ہو تو بغیر وضو کئے نماز پڑھ لینا بالکل درست ہے۔

ایک مسئلہ یہ بھی ذہن میں رہے کہ اگر غسل کرنے کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ وضو کر لے اگر غسل کے دوران وضو ٹوٹنے کے بعد اپنے جسم پر اس قدر پانی بہا لیا کہ یقین ہو گیا کہ وضو کے سارے اعضاء دھل گئے تو ایسی صورت میں پھر سے وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔

جن غسل خانوں میں پیشاب کیا جاتا ہے ان غسل خانوں میں وضو یا غسل کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے اگر مجبوری ہے کہ دوسری جگہ میسر نہیں تو وضو سے پہلے غسل خانہ دھو لینا چاہیئے

استعمال کئے ہوئے پانی سے وضو

استعمال کئے ہوئے پانی کو مستعمل پانی کہتے ہیں یعنی وہ پانی جو وضو یا غسل کرتے وقت اعضاء سے گرے اس پانی کو مستعمل پانی کہتے ہیں، ایسے پانی سے وضو کرنا درست نہیں ہے، لیکن اگر یہ صورت ہو کہ استعمال نہیں کئے ہوئے پانی میں استعمال کیا ہوا پانی مل جائے تو دیکھا جائے گا کہ استعمال کیا ہوا پانی زیادہ ہے یا استعمال نہیں کیا ہوا پانی زیادہ ہے؟، اگر استعمال کیا ہوا پانی زیادہ ہے تو اس پانی سے وضو درست نہیں اور اگر دونوں برابر ہیں مثلاً ایک لوٹا مستعمل پانی ہے اور ایک لوٹا غیر مستعمل پانی ہے تو ایسی صورت میں بھی اس پانی سے وضو درست نہیں ہے اور اگر غیر مستعمل پانی زیادہ ہے اور مستعمل پانی کم ہے تو ایسی صورت میں اس پانی سے وضو کرنا درست ہے۔

وضو اور غسل کے بعد جو پانی برتن یا لوٹے میں بچ جاتا ہے وہ پانی مستعمل نہیں کہلاتا، بلکہ وہ بچا ہوا پانی ہے اس سے وضو یا غسل کرنا درست ہے اگر پانی میں پاک وصاف ہاتھ ڈال دیں تو پانی خراب نہیں ہوتا، غسل یا وضو کے دوران اگر برتن یا لوٹے میں دو چار قطرے استعمال کئے ہوئے گر جائیں تو اسی سے پانی نجس نہیں ہوتا، اس معاملہ میں بعض لوگ بہت زیادہ وہمی اور شکی ہوتے ہیں اور خواہ مخواہ وسوسے پیدا کر لیتے ہیں یہ درست نہیں ہے۔

قرآن شریف بیچنے، خریدنے اور جلد سازی کرنے والوں کیلئے وضو

کتابوں کی دکانوں میں جو لوگ قرآن شریف فروخت کرتے ہیں دکاندار عموماً قرآن شریف دیکھتے ہوئے اور گاہکوں کو دکھاتے ہوئے باوضو نہیں رہتے اور بعض گاہک بھی یوں ہی بے وضو قرآن شریف ہاتھ میں لے لیتے ہیں حالانکہ قرآن شریف کو کسی بھی صورت میں بے وضو ہاتھ لگانا درست نہیں ہے، اسی طرح جو لوگ قرآن شریف کی جلد سازی کرتے ہیں ان لوگوں کو بھی وضو کے ساتھ جلد سازی کا کام کرنا چاہئے۔ ہاں! اگر وہ معذور ہیں کہ وضو کسی بھی وقت نہیں رہتا تو ایسی صورت میں گنجائش نکل سکتی ہے۔

کیا کھڑے ہو کر وضو کرنا درست ہے؟

یوں تو بیٹھ کر وضو کرنا مسنون ہے لیکن اگر کسی کو بیٹھ کر وضو کرنے میں دشواری اور تکلیف ہو تو کھڑے ہو کر وضو کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، لیکن ایک بات یہ ذہن میں رہے کہ کھڑے ہو کر وضو کرنے کی صورت میں چھینٹے جسم یا کپڑوں پر پڑنے کا احتمال ہوتا ہے اس لئے جہاں تک ہو سکے بیٹھ کر وضو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آج کل گھروں میں بلکہ بعض علاقوں میں مسجدوں میں بھی بیسن کا رواج ہے ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں بعض موقعوں پر بیٹھ کر وضو کرنے کی صورت ہی نہیں رہتی، اسی طرح ٹرینوں میں، ایرپورٹ اور اسٹیشنوں وغیرہ میں بھی یہی صورت حال ہوتی ہے تو ان تمام مجبوریوں کی صورت میں کھڑے ہو کر وضو کرنے سے وضو تو ہو جاتا ہے لیکن مسنون طریقہ تو یہی ہے کہ قبلہ رُخ بیٹھ کر وضو کیا جائے۔

ان تمام صورتوں میں چھینٹوں سے پرہیز کرنا چاہئے، بعض جگہوں میں پیشاب وغیرہ بھی ہوتا ہے کھڑے ہو کر وضو کرنے کی صورت میں پیشاب پر وضو کا پانی پڑ کر اس کے چھینٹوں کا جسم پر یا کپڑوں پر لگ جانے کا قوی اندیشہ رہتا ہے اس لئے احتیاط ضروری ہے۔

کیا وضو کے بعد اعضاء وضو کا پونچھ لینا درست ہے؟

وضو کے بعد اعضاء وضو (چہرہ، ہاتھ اور پیر) کا پونچھ لینا درست ہے اس لئے کہ ترمذی نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت معاذؓ نے خود نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو فرماتے دیکھا کہ اپنے ایک کپڑے کے کنارے سے چہرہ مبارک پونچھ لیتے تھے۔

حضرت عائشہؓ کی ایک روایت جو ترمذی ہی کی نقل کردہ ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اعضاء وضو کے پونچھنے کیلئے رسول اللہ کے واسطے ایک مستقل کپڑا رہتا تھا جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کام میں استعمال کرتے تھے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وضو کرنے کے بعد ہاتھ منہ پونچھنے سے ثواب میں کمی ہوتی ہے، یہ خیال درست نہیں ہے۔

فقہ حنفی کی بعض کتابوں میں یہ بات لکھی گئی ہے اگر اعضاء وضو کا پونچھنا تکبر اور بڑائی کے اظہار کے طور پر ہو تو مکروہ ہے اور اگر تکبر کے ارادہ سے نہ ہو تو مکروہ نہیں۔

شافعی حضرات کے نزدیک وضو کے اعضاء کو نہ پونچھنا سنت ہے، ان کے نزدیک یہ واقعہ دلیل ہے کہ ام المومنین حضرت میمونہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے بعد رومال پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رومال کو واپس فرمادیا اور دستِ مبارک سے پانی ٹپکانے لگے، احناف اس واقعہ کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عذر کی وجہ سے واپس کیا تھا اس لئے نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رومال سے پونچھنا پسند نہیں کرتے تھے۔

وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا

وضو کے بعد شہادت وغیرہ پڑھتے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا درست ہے، چنانچہ شامی (جلد اول۔صفحہ ۸۷) میں ہے۔

وان یقول بعد فراغه سجانک اللھم وبحمدك اشھدان لا الہ الا انت استغفرك واتوب الیه واشھدان محمدا عبدك و رسولک ناظرا الی السماء ۔

اس میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کا تذکرہ موجود ہے۔

وضو کے بعد کیا پڑھیں؟

عقبہ ابن عامرؓ سے جو روایت ہے اس میں وضو کے بعد کے کلمات امام مسلم نے یہ نقل کئے ہیں۔

اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھدان محمدا عبدہ و رسولہ ۔

بعض روایتوں میں وحدہ لا شریک لہ نہیں ہے۔بعض روایتوں میں ان الفاظ کا بھی اضافہ ہے۔

اللھم اجلعنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین ۔

حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے وضو کے بعد یہ دعاء بتلائی۔

سبحانک اللھم و بحمدك لا الہ الا انت استغفرك و اتوب الیه

تحیۃ الوضو کی فضلیت

وضو سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لینا بھی مسنون ہے، اس نماز کو تحیۃ الوضو کہا جاتا ہے، اس نماز کی فضلیت احادیث میں ملتی ہے، چنانچہ مسلم نے عقبہ ابن عامرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مامن مسلم یتوضا فحیسن وضوء ہ ثم یقوم فیصلی رکعتین مقبلا علیھما بقلبه و وجھه الا وجبت له الجنته ۔

ایسا کوئی بھی مسلمان کہ جو وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو اور دو رکعت نماز دل لگا کر توجہ اور خضوع کے ساتھ پڑھے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا اے بلال ! مجھے اسلام میں اپنے اس عمل کے متعلق بتاو جس پر تمہیں ثواب کی سب سے زیادہ اُمید ہے کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی ہے حضرت بلالؓ نے عرض کیا۔

میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جس پر مجھے ثواب کی اس سے زیادہ اُمید ہو کہ میں نے دن اور رات کے کسی بھی حصہ میں جب کبھی وضو کیا تو میں نے اس وضو سے نماز پڑھی جو میرے لئے مقدر تھی۔

اس حدیث میں آپ ﷺ نے یہ جو فرمایا ہے کہ اے بلال ! میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے قدموں کی آواز سنی ہے، دراصل یہ آپ ﷺ کا ایک خواب ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت بلال کو خواب میں جنت میں دیکھا اور آپ ﷺ کا خواب بھی قطعی شہادت اور گواہی ہے اس بات کی کہ حضرت بلالؓ جنتی ہیں بلکہ درجۂ اول کے جنتی ہیں۔

ہم نے اس حدیث کو اس لئے نقل کیا ہے تاکہ تحیۃ الوضو کی فضیلت معلوم ہو جائے، تحیۃ الوضو کی طرح تحیۃ المسجد کا بھی حکم ہے چنانچہ بخاری اور مسلم نے حضرت ابوقتادہؓ سے یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔

اسی طرح بخاری ومسلم نے حضرت جابرؓ سے ایک روایت یہ نقل کی ہے کہ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ مسجد میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا دو رکعتیں پڑھ لو۔

تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کی جتنی فضیلت ہے اسی قدر غفلت ان دونوں نمازوں سے عوام وخواص میں ہے، بعض لوگ ان کی پابندی کرتے ہیں مگر اکثریت ان نمازوں میں غفلت کرتی ہے، کسی بھی عمل کے مستحب ومسنون ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسے چھوڑ

دیا جائے بلکہ اس کی پابندی کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے تا کہ اس کی فضیلت سے محروم نہ ہو، ہاں! چونکہ یہ نمازیں فرض یا واجب نہیں ہیں اس لئے اگر کوئی ان نمازوں کو چھوڑ دے تو کسی دوسرے کو مواخذہ کرنے یا طعنہ دینے کا کوئی حق نہیں ہے

کیا گرم پانی سے وضو جائز ہے؟

سردی کے موسم میں خصوصاً صحت مند لوگوں کیلئے اور بیماروں کے لئے عموماً ہر موسم میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا دشوار ہوتا ہے اور بعض مرتبہ صحت کیلئے مضر بھی، شریعت میں گرم پانی سے وضو کرنے میں کوئی قباحت (برائی) نہیں ہے، صحابۂ کرام سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔

چنانچہ امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کے غلام حضرت اسلم امیر المومنین کیلئے تانبے کے برتن میں پانی گرم کرتے تھے اور امیر المومنین اس پانی سے غسل کرتے تھے، گرم پانی سے جب غسل کا جواز ہے تو پھر وضو کا بھی جواز ہونا چاہئے۔

ناک کی ریزش کا حکم

اگر ناک کی ریزش میں کوئی چیز منجمد آتی ہے جو پیپ کا سا رنگ رکھتی ہے تو دیکھا جائے گا کہ کیا وہ پیپ ہی ہے اگر پیپ ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

اگر دانت سے خون نکل جائے تو !

بعض لوگوں کو وضو کے دوران منہ میں سے خون نکل آتا ہے اس سے وضو اس وقت ٹوٹ جاتا ہے جبکہ تھوک پر خون کا رنگ غالب ہو اور منہ میں خون کا ذائقہ آنے لگے، اگر ایسی صورت نہیں ہے یعنی تھوک غالب ہے اور منہ میں خون کا ذائقہ بھی محسوس نہیں ہو رہا ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا ایسی صورت میں دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

نکسیر کا حکم کیا ہے؟

بعض مرتبہ ناک سے اچانک خون بہنے لگتا ہے، اس کو نکسیر پھوٹنا کہتے ہیں، اگر آدمی وضو کی حالت میں ہو، اور ناک سے خون بہنے لگ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

دکھتی آنکھ سے پانی اگر نکلے تو!

عام حالات میں جو آنکھ سے پانی نکلتا ہے وہ نجس (ناپاک) نہیں ہوتا یا یہ کہ کبھی آنکھ دکھتی ہے اور آنکھ سے پانی نکلتا ہے اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا البتہ اگر آنکھ میں کوئی پھنسی وغیرہ ہو اور اس سے پانی نکلتا ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ پھنسی سے جو پانی نکلتا ہے وہ نجس ہوتا ہے۔

اپنا سراپا دیکھنے سے

اگر کسی نے وضو کیا پھر اس کو خیال آیا کہ کپڑے بدلنا چاہئے اس نے کپڑے بدلے اس دوران اس کا ستر اس کو نظر آیا اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، بہرحال کپڑے بدلنے یا اپنا سراپا دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اسی طرح کسی برہنہ بچے، یا برہنہ تصویر وغیرہ کو دیکھنے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا، یا یہ کہ اگر پاجامہ گھٹنے سے اوپر ہو گیا تو بھی اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ ہاں! کسی کے سامنے پاجامہ گھٹنوں سے اُوپر کرنا گناہ ضرور ہے، اسی طرح مخصوص جگہوں پر وضو کے بعد ہاتھ لگ جائے تو اسی سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا مگر وضو کی حالت میں اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

پکی ہوئی یا گرم چیز کھانے کا حکم

کوئی گرم چیز کھانے یا پینے یا پکائی ہوئی چیز کھانے یا پینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

بیڑی، سگریٹ اور پان کا حکم

وضو کی حالت میں بیڑی یا سگریٹ پینے یا پان کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ یہ بات ذہن میں رہے کہ اگر وضو کرنے کے بعد ان چیزوں کا استعمال کرنے اور ان کی بدبو منہ میں باقی ہو تو نماز سے پہلے اس بدبو کا دور کرنا ضروری ہے، اگر منہ سے حقہ، بیڑی یا سگریٹ کی بو آتی ہے تو نماز مکروہ ہو جاتی ہے اس سے لوگوں کو تکلیف بھی ہوتی ہے۔

آئینہ دیکھنے، ریڈیو یا ٹیلی ویژن پر نظر پڑنے کا حکم

ٹی وی دیکھنے یا ریڈیو سننے سے فی نفسہ وضوتو نہیں ٹوٹتا لیکن مکروہ ضرور ہے اس لئے مستحب یہی ہے کہ اس قسم کے کاموں کے صادر ہوجانے کے بعد دوبارہ وضو کرلے، آئینہ دیکھنا کوئی جرم نہیں ہے اس سے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

ناخنوں کے میل کا حکم

مردوں اور عورتوں کے مختلف کام ایسے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کے ناخنوں میں میل ہوجاتا ہے، اس میل سے وضو پر کوئی فرق نہیں پڑتا، میل صاف کئے بغیر بھی وضو ہوجاتا ہے البتہ میل نکال دینا چاہئے اور ناخنوں کو بڑھانا تو فطرت کے خلاف ہے۔

اگر کان کا میل نکالیں تو!

اگر وضو کی حالت میں کان کے کھجانے یا درد اور بے چینی کی وجہ سے کانوں کا میل نکالے تو اس سے وضونہیں ٹوٹتا ہاں ! اگر کانوں میں انگلی ڈالنے کی وجہ سے کان سے پانی نکلتا ہے تو یہ پانی چونکہ نجس ہے اس سے وضوٹوٹ جائے گا۔

بال بنوانے اور ناخن کٹوانے کا حکم

وضو کی حالت میں بال بنوانے یا ڈاڑھی کا خط بنوانے یا ناخن تراشنے سے وضونہیں ٹوٹتا اس لئے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ڈاڑھی کترنے یا ڈاڑھی مونڈھنے والوں کو یہ بات جان لینا چاہئے کہ ایک مشت سے کم ڈاڑھی کترنا یا ڈاڑھی کا مونڈھ لینا (شیونگ کرنا) حرام ہے

سر یا ڈاڑھی پر اگر مہندی ہوتو!

جولوگ ڈاڑھی یا سر پر مہندی کا استعمال کرتے ہیں انہیں یہ مسئلہ ذہن میں رکھ لینا چاہئے کہ اگر مہندی لگانے کے بعد خشک ہوجائے اور اسی حالت میں اس کو دھو کر نکالے

بغیر وضو کرلے اور اسی پر مسح کرے تو یہ درست نہیں ہے، پہلے سوکھی مہندی کو دھو کر صاف کرلینا چاہیئے۔اس لئے کہ سر یا ڈاڑھی پر لگی ہوئی خشک مہندی بالوں اور بھیگے ہاتھ کے درمیان آڑ بنی رہتی ہے سر پر مسح ایسی حالت میں درست نہیں۔

اگر عورت بچے کو دودھ پلائے تو!

اگر کسی عورت نے وضو کیا پھر اپنے بچے کو دودھ پلایا تو اس سے وضو پر کوئی فرق نہیں پڑتا نماز پڑھنے کیلئے دوبارہ وضو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اگر دانت میں چاندی بھردیں تو!

اگر دانت یا داڑھ میں چاندی بھروائی، اب ایسے شخص کو غسل یا وضو کرنے کیلئے وہ چاندی نکالنا ضروری نہیں ہے، اسی طرح اگر کسی کے مصنوعی دانت ہیں تو مصنوعی دانت لگے ہوئے ہونے کی صورت میں بھی وضو ہو جاتا ہے ان دانتوں کا نکالنا ضروری نہیں، اسی طرح جو لوگ اپنے دانتوں پر پیتل کا کور چڑھاتے ہیں اس کا نکالنا بھی ضروری نہیں ہے اس کے رہتے ہوئے وضو درست ہے۔

اگر عورت کا سر کھل جائے تو !

یوں تو عورت کیلئے حکم یہی ہے کہ وہ اپنا سر ڈھانپی رہے ننگے سر نہ رہے لیکن وضو کے وقت یا وضو کے بعد اگر سل کھل جائے تو اس سے وضو پر کوئی فرق نہیں آتا۔

لپ اسٹک، نیل پالش، پاوڈر اور کریم کا حکم

عورت کیلئے نیل پالش لگانا اس لئے بھی ممنوع ہے کہ یہ لگائے ہوئے ہونے کی صورت میں وضو نہیں ہوتا اس لئے کہ اگر نیل پالش ناخنوں پر لگایا جائے گا تو وضو کرنے کی صورت میں تہہ جمے ہوئے ہونے کی وجہ سے ناخن تک پانی نہیں پہنچتا اور ہونٹوں پر اگر ایسا لپ اسٹک لگایا جاتا ہے کہ اس پر تہہ جم جاتی ہے اور وضو کی صورت میں جلد تک

پانی نہیں پہنچتا تو پھر وضو درست نہیں ہوتا۔

آج کل نوجوان لڑکیوں میں ناخن کے بارے میں دو برائیاں عام ہیں، پہلی برائی یہ ہے کہ وہ اپنے ناخن بہت بڑھا لیتی ہیں، معلوم ہونا چاہئے کہ انسان کی فطرت کا تقاضا یہ ہے کہ ناخن کاٹ لئے جائیں اسی فطرت کی وجہ سے وہ جانوروں سے ممتاز ہو جاتا ہے، جانور اپنے ناخن نہیں تراشتے، زندگی بھر یوں ہی ان کے ناخن بڑھتے رہتے ہیں، آج کل نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں نے درندوں کی صفت اختیار کرلی ہے، اور کافروں کی تقلید میں بطورِ فیشن کے یہ عادت اختیار کی جارہی ہے مسلمان نوجوان لڑکیوں کو اپنے مذہب اور فطرت سے بغاوت کرنے سے گریز کرنا چاہئے اور دوسری برائی جو آج کل کی نوجوان لڑکیوں میں خصوصاً ہے وہ ہے ناخن پر نیل پالش لگانا۔

قدرت نے انسان کو تمام مخلوقات کے مقابلہ میں جو حسن اور خوبصورتی دی ہے اور انسان کو برابر سرابر بنا دیا ہے اور ہر عضو کو مناسب انداز میں پیدا کیا ہے، قدرت نے ناخنوں کو جو فطری رنگ دیا ہے وہ رنگ بُرا نہیں ہے کہ کوئی نیا رنگ اس کو دیا جائے، ناخن پر قدرتی رنگ کے بجائے مصنوعی رنگ چڑھانا دراصل فطرت کو بگاڑنا ہے نیل پالش اس لئے بھی اسلام میں ممنوع ہے کہ اس میں ناپاک چیزوں کی آمیزش ہوتی ہے ظاہر ہے کہ پاک جسم کو ناپاک چیزوں کے ذریعہ ناپاک کرنا عقلمندی تو نہیں ہے، اس لئے نوجوان لڑکیوں کو ان چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

بعض علاقوں میں دلہن کے ناخنوں پر نیل پالش لگا دیتے ہیں اور اسی پالش کے ساتھ اس کو وضو بھی کراتے ہیں، نماز بھی پڑھاتے ہیں، جب وضو ہی نہیں ہوا تو بغیر وضو کے نماز پڑھا کر ثواب کیا؟ حاصل کیا بلکہ عذاب مول لیا، جاننا چاہئے کہ بغیر وضو کے نماز پڑھنے کو بعض علماء نے کفر قرار دیا ہے۔

رہی بات کرِیم اور پاوڈر کی کہ یہ چیزیں لگانا جائز ہے بشرطیکہ کسی ناپاک چیز سے نہ بنے ہوں اور چونکہ کرِیم اور پاوڈر لگانے کے بعد وضو کرنے سے پاوڈر کرِیم بہہ کر

نکل جاتا ہے اور وضو کا پانی جلد تک پہنچ جاتا ہے اس لئے اس کی وجہ سے وضو پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

وضو کے بعد سینٹ لگانے کا حکم

وضو کرنے کے بعد جسم پر یا کپڑوں پر سینٹ لگانے سے وضو تو نہیں ٹوٹتا البتہ سینٹ کے سلسلہ میں بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اگر وضو کے بعد سینٹ کے بجائے عطر لگالیں تو بہتر ہے ہاں؟ جس چیز کے ناپاک یا پاک ہونے میں شک ہو ایسی چیز سے پرہیز کرنے میں کیا حرج ہے؟۔

وضو کے دوران سلام کرنے کا حکم

وضو کے دوران سلام کرنے اور اگر کسی نے سلام کیا تو اس کا جواب دینے کی علماء نے اجازت دی ہے، اس میں کوئی بُرائی نہیں ہے، ایسی کوئی روایت نہیں ہے کہ وضو کے دوران سلام کرنے یا جواب دینے سے منع کیا گیا ہو۔

بغیر وضو تلاوتِ قرآن

بغیر وضو قرآن کو ہاتھ لگانا منع ہے لیکن تلاوت کرنا منع نہیں ہے، اگر ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر یا کسی چیز کے ذریعہ قرآن کریم کے اوراق الٹتا رہے تو ایسی صورت میں دیکھ کر پڑھنا بھی درست ہے، تلاوت قرآن کا ثواب اس صورت میں بھی ملے گا، ثواب میں کمی بیشی الگ بات ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل)۔

بغیر وضو درود شریف اور ذکر کا حکم

چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے درود شریف کا ورد بغیر وضو کے بھی کرسکتے ہیں اگر وضو کے ساتھ درود شریف پڑھا جائے تو زیادہ بہتر ہے، اسی طرح بغیر وضو کے ذکرِ خداوندی بھی درست ہے، اللہ تعالیٰ کی حمد، تسبیح، کبریائی اور بڑائی بیان کرنا بھی درست ہے،

دکانوں میں بے کار بیٹھنے کے بجائے ذکر کرنا ہی بہتر ہے۔

حوض وضو کے چھینٹوں سے ناپاک نہیں ہوتا

جو لوگ حوض سے وضو کرتے ہیں انہیں احتیاط سے کام لینا چاہئے تاکہ مستعمل پانی حوض میں نہ جائے، لیکن اگر حوض میں وضو کے پانی کے چھینٹے گر جائیں یا مستعمل پانی گرے تو اس سے حوض ناپاک نہیں ہوتا۔

نزلہ کی وجہ سے ناک سے نکلنے والے پانی کا حکم

ناک سے جو پانی نزلہ اور زکام کی وجہ سے نکلتا ہے یہ پانی شرعی حکم میں نجس نہیں ہے، اس لئے کہ یہ پانی کسی زخم سے نہیں نکلتا، اگر ناک سے زکام یا نزلہ کی وجہ سے پانی نکلے تو وضو بھی نہیں ٹوٹتا۔

آبِ زمزم سے وضو کا حکم

جو شخص پہلے سے باوضو ہو اور اس کا جسم بھی ہر قسم کی نجاست سے پاک ہو ایسا شخص اگر محض برکت کیلئے آبِ زمزم سے وضو یا غسل کرے تو جائز ہے اسی طرح کسی پاک کپڑے کو برکت کیلئے زمزم سے بھگونا بھی درست ہے لیکن ایک آدمی پہلے سے بے وضو ہے یا وہ جنابت کی حالت میں ہے ایسے شخص کیلئے زمزم کے پانی سے غسل کرنا مکروہ ہے، اگر ایسی ضرورت پڑ جائے کہ دوسرا پانی نہ ملے تو زمزم سے وضو کرنا تو جائز ہے مگر جنابت کا غسل ہر حالت میں مکروہ ہے۔

اسی طرح اگر بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو اس کو زمزم کے پانی سے دھونا بھی مکروہ ہے بعض علماء نے اس کو حرام بھی کہا ہے، زمزم سے استنجا کرنے کے بارے میں بھی علماء نے یہی بات کہی ہے چنانچہ ایسے واقعات بھی نقل کئے گئے ہیں کہ کسی نے زمزم سے استنجا کیا تو اس کو بواسیر کی بیماری ہوگئی۔

مصنوعی بالوں پر مسح کا حکم

جو لوگ مصنوعی بالوں کا استعمال کرتے ہیں ان کیلئے بنیادی طور پر یہ بات یاد رکھ لینی چاہئے کہ مصنوعی بالوں کا استعمال شریعت اسلامیہ میں جائز ہی نہیں ہے اور نہ ہی اس کے استعمال میں کوئی مجبوری ہے، اگر اس حالت میں کوئی وضو کرتا ہے تو ان بالوں کو اُتار کر سر کا مسح کرنا چاہئے ورنہ وضو نہیں ہوگا۔

''مذی'' سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

مذی اس تری کو کہتے ہیں جو منی سے پہلے شہوت کی باتوں کے کرنے پر نکلتی ہے مذی کے نکلنے سے شہوت تیز ہوتی ہے اور منی نکلنے سے شہوت ٹوٹ جاتی ہے، مذی اور منی کا حکم الگ الگ ہے۔

مذی سے صرف وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ منی کے نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے، بخاری اور مسلم نے اسی سلسلہ میں حضرت علیؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے بہت مذی نکلتی تھی اور مجھے شرم محسوس ہوتی تھی کہ میں اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے پوچھوں کہ مذی کے نکلنے پر غسل واجب ہوتا ہے یا وضو؟ کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں چنانچہ میں نے مقداد کو اس بات پر مامور کیا، انہوں نے حضور ﷺ سے دریافت کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص اپنے عضو تناسل کو دھولے اور وضو کرلے۔

آج کل کے نوجوانوں کو ایسے مسائل کا علم نہیں ہوتا، یہ دوسری بے ہودہ باتوں میں تو بہت آگے ہوتے ہیں مگر مذی اور منی کا فرق تک انہیں معلوم نہیں رہتا، ایسے مسائل کا جاننا ضروری اس لئے ہے کہ اس پر عبادتوں کی قبولیت موقوف ہے، بعض مرتبہ غسل واجب ہوجاتا ہے اور ہمارے نوجوان یوں ہی نماز پڑھ لیتے ہیں بھلا وہ عبادت کیسے قبول ہوگی؟۔

کتے کا کپڑوں سے رگڑ جانے کا حکم

اکثر لوگ یہ سوال ہم سے کرتے ہیں کہ اگر کتا ہمارے جسم پر یا کپڑوں پر رگڑے تو کیا حکم ہے؟ اس سلسلہ میں تفصیل یہ ہے کہ کتے کا لعاب (تھوک) نجس (ناپاک) ہے اگر لعاب کپڑے یا جسم پر لگ جائے تو پھر تو دھولینا ضروری ہے اس کو دھوے بغیر نماز پڑھنا درست نہیں، لیکن اگر کتے کا سوکھا جسم کپڑے کو لگ جائے تو اس سے کپڑا ناپاک نہیں ہوگا، نماز پڑھنے کیلئے ان کپڑوں کا بدلنا یا دھونا یا بدن پر کتے کا سوکھا جسم لگ جانے سے غسل وغیرہ کرنا ضروری نہیں ہے۔

راستوں کے کیچڑ کا حکم

نماز کیلئے گھر سے مسجد جاتے ہوئے خصوصاً بارش کے دنوں میں یہ مسئلہ پیش آتا ہے کہ راستے کا کیچڑ بدن پر یا کپڑوں پر اڑ جاتا ہے سوال یہ ہے کہ اس کیچڑ کا حکم کیا ہے، جواب یہ ہے کہ اگر یہ کیچڑ بارش کے پانی سے پیدا ہوا ہو اور اس میں نجاست اور غلاظت محسوس نہ ہو تو یہ کیچڑ پاک ہے ایسے کیچڑ کے اڑ جانے سے بدن کے دھونے یا کپڑوں کے دھونے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن اگر یہ گمان غالب ہے کہ اس کیچڑ میں غلاظت یا نجاست ہے تو ایسی صورت میں کپڑوں کا یا بدن کا دھولینا ضروری ہے، بعض اوقات یہ صورت بھی پیش آتی ہے کہ ڈرینج کا پانی بہتا رہتا ہے کوئی گاڑی اچانک گزرتی ہے اور پانی اچھال کر چلی جاتی ہے اور وہ گندہ پانی ہمارے کپڑوں پر لگ جاتا ہے تو ایسی صورت میں صرف ایک دو باریک ہلکے سے چھینٹے ہوں تو دھونے یا کپڑے بدلنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر وہ گندہ پانی زیادہ مقدار ہی میں اچھل کر کپڑوں پر لگا ہے تو ایسی صورت میں دھولینا ضروری ہے۔

شراب پینے سے کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

محض شراب پینے سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک نشہ نہ ہو البتہ منہ ناپاک ہو جاتا ہے اس لئے کہ شراب نجس ہے اور اس کا پینا حرام ہے۔

حدیث میں ہے کہ جو شخص شراب پئے اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوگی پھر اگر توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول ہو جائے گی پھر شراب پئے تو پھر چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوگی حتی کہ اگر چوتھی مرتبہ پئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اہل دوزخ کی پیپ پلائیں گے (مشکواۃ)۔

گھنی ڈاڑھی کا مسئلہ

اگر ڈاڑھی اس قدر گھنی ہے کہ چہرہ کی کھال نظر نہیں آتی تو ایسی صورت میں کھال کا دھونا فرض نہیں ہے، یہی حکم بھویں اور مونچھ کا بھی ہے (شامی)۔

اعضاء وضو کو پے درپے دھونا چاہئے

تمام اعضاء وضو کو یکے بعد دیگرے اس طرح دھونا چاہئے کہ ایک عضو دھونے کے بعد دوسرا عضو فوراً دھوئیں ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ ایک عضو دھوکر چھوڑ دے پھر اس کے سوکھنے کے بعد دوسرا عضو دھوئے۔

متفرق مسائل

اگر ناخنوں میں کوئی ایسی چیز ہے جو کھال تک پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ بن رہی ہے جیسے گوندھا ہوا آٹا اور موم، کلر وغیرہ تو ایسی صورت میں اس چیز کا دور کرنا واجب ہے اور اس کھال کا دھونا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر ناخن اس قدر لمبے ہو گئے یہاں تک کہ انگلی کے پور چھپ گئے تو ان ناخنوں کو تراشنا واجب ہے یہ صورت پیروں کی انگلیوں کے ناخنوں میں زیادہ پیش آتی ہے۔

ناخنوں کا میل کھال تک پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ نہیں بنتا اس لئے کہ وہ پانی کو جذب کر کے کھال تک پہنچا دیتا ہے۔

سردی اور جاڑے کی وجہ سے اگر پیروں میں پھٹن ہے اور اس پھٹن پر پانی کے پہنچانے میں دشواری اور تکلیف ہے تو ایسی صورت میں اس پھٹن پر جو دوا لگائی گئی ہے اس پر پانی کا پہنچانا کافی ہے۔

اگر وضو میں سر کا مسح کیا پھر اس نے سر کے بال نکال لئے تو اب پھر سے سر کا مسح کرنے کی ضرورت نہیں۔

اسی طرح اگر کسی نے وضو کیا پھر اس نے ناخن تراشے یا مونچھیں کتر لیں پھر سے چہرہ یا ہاتھ کا دھونا ضروری نہیں ہے۔

اعضاء وضو کو مل کر دھونا چاہیئے

اعضاء وضو پر صرف پانی بہانا کافی نہیں ہے بلکہ اپنے ہاتھ سے ان اعضاء کو ملنا بھی چاہیئے حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا وضو کرتے ہوئے کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو مل رہے تھے۔

تھوڑی کے نیچے کا حصہ

وضو میں چہرہ کے دھونے کی حد یہ ہے کہ پیشانی کے بالوں سے لے کر تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک تو تھوڑی کے نیچے کا حصہ بھی چہرہ میں داخل ہے اس لئے وضو میں تھوڑی کے نیچے کا حصہ دھونا بھی ضروری ہے ہاں اگر گنجان ڈاڑھی ہے تو اس کھال تک پانی کا پہنچانا ضروری نہیں ہے۔

وضو میں کھڑے ہو کر پیر دھونا

ایک آدمی نے بیٹھ کر وضو کیا اور کھڑے ہو کر پیر دھوئے تو وضو پر تو کوئی فرق نہیں پڑتا، ویسے پورا وضو بیٹھ کر کرنا مسنون و مستحب ہے، اگر بیٹھ کر پاؤں دھونے میں دشواری ہو یا کھڑے ہو کر پیر دھونے سے ماء مستعمل سے حفاظت ہوتی ہو تو کھڑے ہو کر

پاؤں دھونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، بلکہ ایسی صورت میں کھڑے ہوکر پاؤں دھونا بہتر ہے۔ (فتاوی محمودیہ: ج ر ۷ صفحہ ۱۶)

ڈاڑھی کے خلال کیلئے الگ پانی

ڈاڑھی چونکہ چہرہ میں داخل ہے اس لئے اسے اسی پانی سے دھویا جائے گا جو چہرہ کیلئے لیا جائے گا مثلاً پہلی دفعہ دونوں چلو میں پانی لیں گے اور پورا چہرہ ڈاڑھی سمیت دھوئیں گے اسی طرح دوسری مرتبہ۔

ڈاڑھی کیلئے الگ پانی اس وقت لیں گے جب خلال کریں گے اور وہ بھی ایک مرتبہ۔ (فتاوی دارالعلوم، جلد اول، صفحہ ۱۲۶)

اگر ایک ہاتھ سے مسح کرے تو!

سر کے مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کرے، لیکن اگر کسی نے ایک ہاتھ سے ہی سر کا مسح کیا اور چوتھائی سر کا مسح کیا تو مسح تو ادا ہوجائے گا مگر سنت کے طریقہ کے موافق نہ ہوگا۔

جماعت ہورہی ہوتو مسنون وضو کرے یا نہیں؟

بعض مرتبہ یہ صورت پیش آتی ہے کہ مسجد میں فرض جماعت ہورہی ہوتی ہے اور ہم وضو میں مصروف رہتے ہیں ایسی صورت میں ہمیں وضو کی تمام سنتوں کی رعایت کرتے ہوئے وضو کرنا چاہیئے یا صرف فرض وضو کرنا چاہیئے اس سلسلہ میں فتاوی دارالعلوم جلد اول صفحہ ۱۳۱ میں یہ لکھا ہے کہ وضو کی سنتوں کا پورا کرنا ضروری ہے اگرچہ جماعت ختم ہوجائے۔

صرف ایک ہاتھ سے وضو!

وضو کا مسنون طریقہ تو یہ ہے کہ ہر عضو کو دو ہاتھوں سے دھوئے لیکن اگر کسی نے ایک ہی ہاتھ سے وضو کیا تو وضو تو ہوجائے گا، مگر سنت کے خلاف عمل ہوا، بغیر ضرورت

کے ایسا نہیں کرنا چاہئے ،اگر کوئی عذر ہوتو الگ بات ہے۔

ہاتھوں کا دھونا کس طرف سے؟

وضو میں دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا چاہئے یہ تو معلوم ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کہنیوں کی طرف سے دھونا شروع کرے یا انگلیوں کی طرف سے؟ اس سلسلہ میں فتاویٰ دارالعلوم جلد اول صفحہ ۱۳۳ میں یوں مذکور ہے احادیث سے زیادہ راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ کہنیوں سے انگلیوں کی طرف کو پانی گرے باقی جائز دونوں طرح ہے، اس سلسلہ میں کوئی حدیث تو مل نہ سکی مگر فقہاء نے صراحت کی ہے، فتح القدیر میں یوں لکھا ہے۔

ومن السنن البداية من روس الا صابع فی اليدين والرجلين

ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں سے دھونا شروع کرنا سنت میں سے ہے، بہرحال جواز دونوں صورتوں کا ہے۔

سرمہ لگاتے ہوئے جو پانی نکلتا ہے اس کا حکم

عموماً جب سرمہ لگایا جاتا ہے تو سلائی کی چوٹ سے آنکھوں سے پانی نکلنے لگتا ہے یا سرمہ کی تیزی سے بھی آنکھوں سے پانی نکلتا ہے اس پانی کے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسواک کی اہمیت، فضیلت اور مسائل

اللہ کے پاک دربار میں پہنچنے کیلئے جب ہم وضو کرتے ہیں تو اس سے پاکی وصفائی مقصود ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کے خصوصی دربار میں پہنچنے کیلئے خصوصی ادب یہ بھی ہے کہ مسواک کیا جائے، مسواک لفظ سواک سے بنا ہے عربی لفظ ہے جس کے معنی مَلنے کے ہیں، چونکہ مسواک سے دانتوں کو مل کر صاف کیا جاتا ہے اس لئے اس کو مسواک (ملنے کا آلہ) کہا جاتا ہے، مسواک کے مسنون ہونے میں سارے علماء کا اتفاق ہے، احناف کے نزدیک وضو کے وقت مسواک کا حکم ہے، جبکہ شوافع کے نزدیک وضو کے وقت اور نماز کے وقت (دونوں) اوقات میں مسواک کا حکم ہے حضور ﷺ نے مسواک کا بہت زیادہ

اہتمام کیا ہے، محققین نے لکھا ہے کہ مسواک سے متعلق چالیس حدیثیں منقول ہیں مندرجہ ذیل اوقات میں مسواک کرنا مستحب اور اچھا ہے، وضو کرتے وقت، تلاوت قرآن کے وقت، جب دانت پیلے پڑ گئے ہوں، سوکر اٹھنے پر، بہت دیر خاموش رہنے یا بھوکا رہنے پر، بدبودار چیز کھانے اور پینے پر، منہ کا مزہ بگڑ جانے یا منہ میں بدبو آنے پر۔

مسواک کیسا ہو؟

مسواک کسی کڑوے درخت (مثلاً نیم) کی ہونی چاہئے اور اگر پیلو کے درخت کی ہوتو بہت بہتر ہے اس لئے کہ حدیث میں پیلو کے درخت کی مسواک کا ذکر ہے، مسواک کی لکڑی ایسی ہونی چاہئے جو موٹائی میں چھنگلیا (چھوٹی انگلی) کے بقدر ہو اور لمبائی میں ایک بالشت کے برابر۔

مسواک کرنے کا طریقہ

مسواک دانتوں کی چوڑان پر ہونا چاہئے نہ کہ لمبان پر اس لئے کہ دانتوں کی لمبان پر مسواک کرنے سے مسوڑھے چھل جاتے ہیں، اگر کوئی شخص مسواک نہ رکھتا ہو یا جس شخص کے دانت ٹوٹے ہوئے ہوں یا ہلتے ہوں اور مسواک نہ کرسکتا ہوتو وہ اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی سے دانت مل کر منہ صاف کرلے، وضو میں مسواک اس وقت کرنا چاہئے جب کلی کی جاتی ہے، بعض علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ وضو شروع کرنے سے پہلے مسواک کرلینی چاہئے، کسی مجلس میں یا لوگوں کے سامنے اس طرح مسواک کرنا کہ رال ٹپکتی جائے مکروہ ہے، اگر مسواک دستیاب نہ ہوتو موٹے اور کھردرے کپڑے یا انگلی سے مل کر دانتوں کی صاف کرلی جائے، مستحب یہ ہے کہ دائیں طرف سے مسواک کیا جائے، مسواک کرنے کے بعد اس کو دھودینا چاہئے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کرکے حضرت عائشہؓ کو دیا تاکہ وہ مسواک کو دھوئیں۔

مسواک کی اہمیت

بخاری و مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ:

لو لا ان اشق علی امتی لامرتھم بتاخیر العشاء وبالسواک عند کل صلوٰۃ

اگر مجھے اپنی اُمت والوں پر زیادہ بوجھ پڑ جانے کا خیال نہ ہوتا تو ان کو یہ حکم دیتا کہ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھا کریں اور ہر نماز کے لئے مسواک کیا کریں، چونکہ حضور ﷺ کو اپنی اُمت کے لوگوں کی دشواری اور ان پر گراں گزرنے کا خیال ہے اس لئے آپ ﷺ نے ہر نماز کے لئے مسواک کو ضروری قرار نہ دیا اور نہ مسواک کے خاطر عشاء کو موخر کرنے کا حکم فرمایا آپ ﷺ کے اس عمل سے آپ ﷺ کی شفقت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

مسواک کی اہمیت کا اندازہ آپ ﷺ کے اس عمل سے بھی ہوتا ہے جس کو مسلم نے حضرت شریح بن ہانیؒ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے؟ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا آپ ﷺ سب سے پہلے مسواک کرتے تھے، آپ ﷺ کے اخلاق و کردار جہاں بے مثال تھے وہیں آپ ﷺ نے اس بات کا لحاظ رکھا کہ کہیں گھر والوں کو کوئی تکلیف نہ ہو اس لئے گھر پہنچتے ہی مسواک کر لیتے، یہ اور بات ہے کہ آپ ﷺ کے منہ سے بدبو کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔

مسواک کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے مسواک کو انسانی فطرت میں شامل فرمایا ہے، چنانچہ مسلم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دس باتیں فطرت میں سے ہیں مونچھ کترانا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، جوڑوں کی جگہ دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال مونڈھنا، پانی سے استنجا کرنا۔

گویا مسواک انسانی فطرت میں داخل ہے مگر اکثر لوگ مسواک کرنے میں غفلت کرتے ہیں اس لئے کہ وہ اس کی اہمیت وفوائد سے ناواقف ہوتے ہیں۔

مسند احمد اور نسائی وغیرہ میں حضرت عائشہؓ سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

السواك مطهرة للفم مرضاة للرب۔

مسواک منہ کی صفائی اور پاکیزگی کا ذریعہ اور پروردگار کی رضا وخوشنودی کا وسیلہ ہے، ایک مومن بندہ کے نزدیک اس چیز کی زیادہ اہمیت ہے جو اللہ کی رضامندی کا ذریعہ بن جائے۔

مسواک کی فضیلت

ترمذی نے حضرت ابوایوبؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اربع من سنن المرسلين الحياء ويروى الختان والعطر والسواك والنكاح

چار چیزیں رسولوں کی سنتوں میں سے ہیں ۔ (۱) حیا کرنا (۲) خوشبو لگانا (۳) مسواک کرنا (۴) نکاح کرنا

معلوم یہ ہوا کہ مسواک صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں ہے بلکہ تمام پیغمبروں کی سنت ہے اس سے مسواک کی فضیلت واہمیت کا احساس اور زیادہ ہونا چاہئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک کا اس قدر خیال تھا کہ دن میں ہو یا رات میں جب بھی سوکر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے ضرور مسواک کرتے تھے۔ چنانچہ ابوداود اور مسند احمد نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ:

كان النبى ﷺ لا يرقد من ليل ولا نهار فيستيقظ الا يتسوك قبل ان يتوضا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سوکر اٹھتے خواہ رات میں سوتے خواہ دن میں، تو ضرور وضو کرنے سے پہلے مسواک کرتے۔

مسواک کی فضیلت حضور ﷺ کے اس خواب سے بھی محسوس ومعلوم ہوتی ہے جس کو بخاری ومسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ مسواک کررہا ہوں پھر میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے جن میں کا ایک دوسرے سے بڑا تھا، میں نے مسواک اس شخص کو دینی چاہی جوان دونوں میں کا چھوٹا تھا تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو مقدم رکھو چنانچہ میں نے وہ مسواک اس شخص کو دیدی جوان دونوں میں کا بڑا تھا۔

مسند احمد نے حضرت ابوامامہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا کبھی نہیں ہوا کہ جبرئیل میرے پاس آئے ہوں اور انہوں نے مجھے مسواک کرنے کا حکم نہ دیا ہو، اس سے مجھے اندیشہ ہوا کہ میں کہیں اپنے منہ میں اگلا حصہ نہ چھیل ڈالوں۔

مسواک کے ذریعہ نماز کو قیمتی بنایئے

بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تفضل الصلوة التی یستاك لها علی الصلوة التی لا یستاك لها سبعین ضعفاً۔

جس نماز کیلئے مسواک کی گئی وہ نماز اس نماز پر ستر درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے جس کیلئے مسواک نہ کی گئی ہو۔

صرف مسواک کرنے کی وجہ سے ایک نماز کا ثواب ستر نمازوں کے برابر ہوجاتا ہے تو ظاہر ہے کہ مسواک کی کس قدر فضیلت ہوگی؟۔

معذور لوگوں کا وضو

بعض لوگوں کو دیکھا گیا کہ وہ نماز ہی نہیں پڑھتے ان سے اگر کوئی کہتا ہے کہ آپ نماز کیوں نہیں پڑھتے تو وہ اپنے معذور ہونے کی یوں تفصیل بیان کرتے ہیں کہ مجھے پیشاب کے قطروں کی بیماری ہے بار بار پیشاب کے قطرے نکلتے ہیں اس لئے میں نماز نہیں پڑھتا

ظاہر ہے کہ یہ صاحب معذور ہیں لیکن کیا یہ ایسا عذر ہے کہ اس سے نماز معاف ہوجائے؟ نہیں بلکہ شریعت ایسے معذور کے بھی احکامات بتلاتی ہے۔

ایسے معذور جن کو سلسلۃ البول (پیشاب کے قطرات کے ٹپکتے رہنے) کی بیماری ہے ان کیلئے فقہاء نے یہ حکم دیا ہے کہ وہ نماز کا وقت ہوتے ہی وضو نہ کریں بلکہ جب جماعت کا وقت قریب ہوتو وضو کرلیں اور فوراً جماعت سے نماز پڑھ لیں، نماز سے کچھ دیر پہلے ایسا معذور اچھی طرح استنجا کرلے، استنجا کے ساتھ ہی وضو کرلے، اور وضو کے ساتھ نماز پڑھ لے اس دوران جو پیشاب کے قطرے نکل جاتے ہیں وہ معاف ہیں۔

ایسے معذو و لوگ فرض کے ساتھ جتنے چاہیں سنتیں ونوافل بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن ظہر کے وضو سے عصر اور عصر کے وضو سے مغرب اور مغرب کے وضو سے عشاء نہ پڑھیں ۔مزید تفصیلات علماء سے پوچھ کر معلوم کرلیں، خواہ مخواہ نماز سے محروم نہ ہوں۔

وضو میں ہونے والی کوتاہیاں

بعض لوگ اس طرح وضو کرتے ہیں کہ کانوں اور رخساروں کے درمیان تھوڑی جگہ دھونے سے رہ جاتی ہے اور خشک رہتی ہے اس سے وضو نہیں ہوتا وضو کرنے والوں کو اس کی طرف توجہ دینی چاہئے بعض لوگ پاؤں اس طرح جلدی جلدی دھولیتے ہیں کہ ایڑھیوں کا بعض حصہ سوکھا رہ جاتا ہے اس سلسلہ میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے، مسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ معظّمہ سے واپس ہوئے چلتے چلتے عصر کی نماز کا وقت ہوگیا، راستہ میں ایک جگہ پانی ملا، تو کچھ لوگ جلدی سے آگے بڑھ گئے اور جلدی جلدی وضو کرلیا ہم جب ان کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ان کی ایڑھیاں ظاہر ہورہی ہیں جن تک پانی نہیں پہنچا، آپ ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ ایڑھیوں کے لئے ہلاکت ہے جو دوزخ کی آگ کی صورت میں ظاہر ہوگی اچھی طرح پانی پہنچایا کرو۔

بعض لوگ وضو میں چہرہ دھوتے ہوئے منہ پر بہت زور سے پانی مار لیتے ہیں یہ آداب وضو کے خلاف ہے، اس سے پرہیز کرنا چاہئے، حکم دونوں ہاتھوں سے چہرہ دھونے کا ہے چہرہ پر پانی زور سے مارنے کا نہیں ہے۔ (وہ کونسا جرم یاد آ گیا کہ خود کو مار لیا؟)۔

بعض لوگ مسجد کی وضوگاہ میں منہ اور ناک صاف کرتے ہوئے ایسی ایسی مکروہ ترین آوازیں نکالتے ہیں کہ ایک طرف دیکھنے اور سننے والوں کو گھن آتی ہے دوسری طرف مسجد میں نماز ادا کرنے والوں کو خلل ہوتا ہے، اس سے بچنا چاہئے، ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے گھروں ہی میں وضو کر کے آئیں۔

بعض لوگ فجر کی نماز سے پہلے خصوصاً منجن وغیرہ مسجد ہی میں لا لیتے ہیں اور مسجد میں آ کر دانت مانجھتے ہیں اور زبان صاف کرتے ہیں، بلغم نکالتے ہیں اور طرح طرح کی عجیب و غریب آوازیں نکالتے ہیں کہ سننے والے بیزار ہو جائیں ایسے اعمال سے بچنا چاہئے

بعض لوگ نیک کام میں بھی ظلم کرتے ہیں وہ اس طرح کہ وضو کرنا نیک کام ہے اور ایک نیک کام (نماز) کیلئے یہ نیک کام (وضو) کیا جا رہا ہے ایسے موقع پر کوئی برائی اور ظلم نہیں ہونا چاہئے جب وضو خانہ میں بھیڑ زیادہ ہو جاتی ہے اور لوگ انتظار میں ترتیب سے کھڑے ہوئے رہتے ہیں کہ فلاں کے بعد فلاں اور فلاں کے بعد فلاں جائیں گے اتنے میں کوئی صاحب درمیان میں ٹپک پڑتے ہیں اور اس ترتیب کا لحاظ کئے بغیر وضو کرنے بیٹھ جاتے ہیں بیچارے انتظار میں کھڑے ہوئے لوگ اخلاقاً خاموش رہ جاتے ہیں، ایسی بد اخلاقی سے بچنا چاہئے، بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ وہاں بعض کام جلدی سے کر لینا چاہئے جیسے جماعت کھڑی ہونے کے قریب ہوتی ہے لوگ زیادہ ہوتے ہیں ایسے وقت جبکہ پیچھے لوگ انتظار میں کھڑے ہوں اگر کوئی صاحب اطمینان سے بہت دیر تک مسواک کرنے کے بعد بڑے وقار اور رعب سے آستین چڑھا کر پورے اطمینان سے ہر عضو دھوئیں گے تو ظاہر ہے کہ جو لوگ جماعت میں شریک ہونے کیلئے بے چین ہیں ان کو تکلیف ہوگی، خود ان کو بھی جماعت نہ ملے گی

یا جماعت میں شریک ہونے میں تاخیر ہوگی۔ اس لئے ایسے مواقع پر جہاں تک ہو سکے سنتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے جلدی جلدی وضو کرلینا چاہئے، دوسروں کا لحاظ کرنا بھی تو سنت میں داخل ہے۔

بعض لوگ اس طرح بے احتیاطی سے وضو کرتے ہیں کہ نلوں کا پریشر زیادہ رکھتے ہیں اور اتنی بے احتیاطی سے وضو کرتے ہیں کہ بازو والوں کے بدن اور کپڑوں پر پانی پڑ جاتا ہے، حضرت والا اپنا وضو اور بازو والوں کا غسل کردیتے ہیں، یاللعجب!

بعض لوگ سر کا مسح اس طرح کرتے ہیں کہ صرف ہاتھوں کی انگلیوں کے پوروں کو سر پر پھیرتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں کہ مسح ہوگیا حالانکہ کم از کم چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے ظاہر ہے کہ صرف انگلیوں کے پوروں کو سر پر پھیریں گے تو چوتھائی سر کہاں دس فیصد سر کا بھی مسح نہیں ہوتا، بعض علاقوں میں خواتین میں یہ بیماری زیادہ ہے۔ اگر پورے سر کا مسح کرلیں تو زیادہ بہتر ہے۔

بعض لوگ گردن کا مسح کرتے کرتے گلے کے مسح بھی کرتے ہیں جبکہ گلے کا مسح کرنا بدعت ہے۔

بعض لوگ کلی کرتے ہوئے پوری طاقت (پریشر) سے کلی کرتے ہیں جس کی وجہ سے اس کے چھینٹے کبھی خود پر تو کبھی بازو والوں پر پڑتے ہیں یہ ایذا رسانی میں داخل ہے۔

بعض علاقوں میں یہ دیکھا گیا کہ دونوں ہاتھ دھو کر لوگ اپنے دونوں ہاتھوں سے چومتے ہیں، اس کا کسی حدیث سے ثبوت نہیں ہے۔

متفرق مسائل

(۱) وضو میں ترتیب فرض نہیں ہے اگر کسی نے پہلے پیر دھولئے پھر ہاتھ پھر مسح کیا پھر چہرہ دھویا تو وضو تو ہوجائے گا مگر سنت کے موافق نہیں ہوگا، اس لئے ترتیب سے وضو کرنا چاہئے۔

(۲) ہر عضو کو دھوتے وقت اس پر ہاتھ بھی پھیر لیں تاکہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہے۔

(۳) نماز کا وقت آنے سے پہلے وضو کر لینا بہتر اور مستحب ہے۔

(۴) عورتوں کو چاہئے کہ اگر ناک کے نتھ کا سوراخ ڈھیلا ہے تو اس کو ہلا لیں یہ مستحب ہے اور اگر وہ سوراخ اس قدر تنگ ہے کہ بغیر ہلائے کے پانی نہیں پہنچتا تو منہ دھوتے وقت گھما کر اور ہلا کر پانی اندر پہنچانا چاہئے۔

(۵) عورتیں خوبصورتی کیلئے سونے چاندی یا کسی دھات کی باریک کترن سر کے بالوں پر یا ماتھے پر لگا لیتی ہیں جس کو افشاں (ریز) کہا جاتا ہے اس بارے میں عورتوں کو چاہئے کہ وہ وضو سے پہلے چہرہ سے وہ چیزیں چھڑا لیں تاکہ جہاں ریز لگا ہے وہ حصہ بھی دھل جائے ورنہ وہ رکاوٹ بنے گا۔

(٦) وضو کرتے وقت ایڑی یا کسی اور جگہ پانی نہیں پہنچا، وضو کے بعد دیکھا گیا تو جتنی جگہ سوکھی ہے اتنی جگہ دھو لینا کافی ہے پھر سے وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہاں! اگر اسی حالت میں نماز پڑھ لیا پھر دیکھا کہ ایڑی خشک ہے تو پڑھی ہوئی نماز کا دہرانا ضروری ہے۔

(۷) اگر ہاتھ یا پاؤں وغیرہ میں کوئی پھوڑا پھنسی ہے یا زخم ہے کہ اگر اس پر پانی ڈالیں تو وہ زخم چنگا ہو جائے گا تو صرف بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لیں اسی کو مسح کہتے ہیں۔

(۸) اگر زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہو اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہوتا ہو یا پٹی کھولنے باندھنے میں دقت اور تکلیف ہوتی ہو تو پٹی کے اوپر سے ہی مسح کر لینا چاہئے۔

(۹) ہڈی کے ٹوٹ جانے سے بانس کی جو پٹی باندھی جاتی ہے اس کا بھی یہی حکم ہے

(۱۰) اگر کسی نے ناک سنکی اور اس میں جمے ہوئے خون کی پھٹکیاں نکلیں تو وضو نہیں ٹوٹتا وضو اس وقت ٹوٹتا ہے جبکہ پتلا خون نکلے اور بہہ پڑے، اگر کسی نے اپنی ناک میں انگلی ڈالی پھر جب اس کو نکالا تو انگلی میں خون کا دھبہ معلوم ہوا لیکن وہ خون بس اتنا ہی ہے کہ انگلی میں تو ذرا سا لگ جاتا ہے لیکن بہتا نہیں تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۱۱) اگر کسی نے اپنے پھوڑے یا چھالے کے اوپر کا چھلکا نوچ ڈالا اور اس کے نیچے

خون یا پیپ دکھائی دینے لگا لیکن وہ خون یا پیپ اپنی جگہ پر ٹھہرا ہے کسی طرف نکل کر بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا اگر بہہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔

(۱۲) اگر چھاتی سے پانی نکلتا ہے اور درد بھی ہوتا ہے تو وہ بھی نجس ہے اس سے وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر درد نہیں ہے تو نجس بھی نہیں ہے اور اس سے وضو بھی نہیں ٹوٹے گا۔